Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ سالانہ 300 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

19 ربیع الثانی 1429 ہجری، 16 شہادت 1388 ہش، 16 اپریل 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں
خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

.... ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ....

''حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اوریقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

❁❁❁❁❁❁❁❁

''...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت وتندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تاوہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہوکر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصے کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......''

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 395-96)

❁❁❁❁❁❁❁❁

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردیوے اور انکے ہم وغم دور فرمادے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین''

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۴۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

''سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

117 واں جلسہ سالانہ قادیان 2008ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۷ واں جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ اب مورخہ 25-26-27 مئی 2009ء بروز سوموار، منگل وار اور بدھ وار کو منعقد کیا جارہا ہے۔ (الحمدللہ)

احباب کرام سے اِس جوبلی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے اور جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں کرتے رہنے کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان ایک نیا تجربہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب حالات کے باعث ۶/دسمبر ۲۰۰۸ء کو دہلی سے واپس لندن تشریف لے گئے تو ہم نے سوچا تھا کہ شاید اس مرتبہ ۲۰۰۸ء کا جلسہ سالانہ اب منعقد نہیں ہوگا اور جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ایک سال جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوا تھا اس بار بھی ایسا ہی ہوگا۔ لیکن حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے ۲۰۰۸ء کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷/مئی ۲۰۰۹ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت سامنے آئی کہ وہ دراصل اس خلافت جوبلی جلسہ سالانہ کو خلافت سے متعلق تاریخ میں ہی منعقد کرنا چاہتا تھا۔ حالات جو بھی ہوں جن وجوہات کے باعث ۲۶/۲۷-۲۸-۲۹/دسمبر ۲۰۰۸ء کا جلسہ سالانہ قادیان ملتوی ہوا وہ سب اُمور اپنی جگہ درست اور برحق ہیں لیکن یہ بھی تو اس خدائے حکیم کی حکمتوں میں سے ہے کہ وہ یہ چاہتا ہو کہ ۲۰۰۸ء کا خلافت جوبلی جلسہ سالانہ ۲۷/مئی کی مبارک تاریخ سے تعلق رکھتا ہو۔ بہر کیف جو بھی ہو اب ہم دو ماہ بعد جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں سے گذرنے والے ہیں۔ جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اور تا قیامت آنے والی نسلوں کو یہ دعائیں دی ہیں کہ:

''ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو اے خدا! اے ذوالمجد والعطا اے رحیم و مشکل کُشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء)

۲۵-۲۶-۲۷/مئی ۲۰۰۹ء کے جلسہ سالانہ کے ذریعہ ہم سب بعض نئے تجارب سے گزرنے والے ہیں۔ پہلا نیا تجربہ تو موسم کے حوالے سے ہوگا۔ اب تک سخت سردی کے ایام میں جلسہ سالانہ کے مبارک دن آتے تھے اور بعض علاقے جو سخت سردی کے عادی نہیں ہیں وہ ان ایام میں سردی کی تکلیف کے باوجود محض رضائے الٰہی کے جذبہ کے تحت جلسہ میں شریک ہوتے تھے۔ البتہ وہ لوگ جو سخت سردی کے علاقوں سے آتے تھے ان کے لئے دسمبر کے جلسہ کے ایام سردی کے اعتبار سے اس قدر تکلیف دہ نہیں ہوتے تھے۔ لیکن اس سال حالات بدل جائیں گے گرم علاقوں میں رہنے والے تو گرمی کا اس قدر احساس نہیں کریں گے البتہ جو لوگ سرد علاقوں کے رہنے والے ہیں وہ مئی کے مہینہ کی گرمی کو کسی قدر محسوس کریں گے اور یہ ان کے لئے پہلا تجربہ ہوگا لیکن احباب جماعت جو محض اور محض رضائے الٰہی کے جذبہ کے تحت سو سال سے بھی زیادہ عرصہ سے جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے چلے آرہے ہیں انہیں موسم کی سختی یا نرمی سے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ ہر چیز خدا کی رضا کے تحت برداشت کرتے ہیں اور ایثار و قربانی کے جذبہ کے تحت برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ ویسے چند سالوں سے یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ پنجاب میں ماہ مئی کے ایام گزشتہ سالوں کی طرح زیادہ گرم نہیں ہوتے اور عالمی طور پر موسم کی تبدیلی نے پنجاب کی سخت گرمی کو جون کے ماہ تک ٹال دیا ہے۔ اپریل اور مئی کے مہینہ میں چند یوم گرمی کے بعد بالعموم ہواؤں اور بارش کا سا موسم بن جاتا ہے اور بعض دفعہ اچھی خاصی بارش بھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال ۲۷/مئی کے موقعہ پر بھی جب صد سالہ خلافت جوبلی کا جلسہ قادیان میں مقام ظہور قدرت ثانیہ کے مقام پر منعقد ہوا اور جہاں ہم نے لندن کے Excel Center سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کا تاریخی خطاب سنا تھا اس دن بھی موسم نہایت خوشگوار تھا وجہ یہی تھی کہ چند یوم قبل بارش ہوگئی تھی جس کی وجہ سے ۲۷ مئی کے روز تمام سامعین جن میں غیر مسلم سامعین بھی شامل تھے نہایت اطمینان سے مقام ظہور قدرت ثانیہ میں حضور اقدس کا خطاب سن رہے تھے۔ خدا کرے کہ امسال بھی جلسہ سالانہ کے ایام میں خدا تعالیٰ کی روحانی رحمتوں کے ساتھ ساتھ اس کی جسمانی رحمتوں کا نزول بھی رہے تا کہ حاضرین نہایت آرام و سکون سے جلسہ کے تمام پروگراموں کو سُن سکیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۵۳)

قبل اس کے کہ ہم اس گفتگو کو ختم کریں جلسہ سالانہ سے متعلق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بعض ضروری نصائح ذیل میں درج کرتے ہیں:

☆......جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

☆......تقاریر کو باقاعدہ سنا کریں جس حد تک ممکن ہو سننا چاہئے اور اس میں ڈیوٹی والے کارکنان بھی، اگر ان کی اس وقت ڈیوٹی نہیں ہے ان کو تقاریر سننے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

☆......ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ لنگر خانے یا جہاں جہاں بھی ڈیوٹیاں ہیں وہاں بھی کارکنان کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆......فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

☆......بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تُو تُو مَیں مَیں شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے، پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔

☆......ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ بعض دفعہ بہت سے غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہوتے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں وہ یہ زبانیں نہیں سمجھتے جب آپ بات کر رہے ہوں تو کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پہ کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔

☆......صفائی کے لئے خاص طور پر جہاں استارش ہو، جگہ چھوٹی ہو اور تھوڑی جگہ پر عارضی انتظام کیا گیا ہو بہت ساری مشکلات پیش آتی ہیں۔ تو ہر کوئی یہ کوشش کرے کہ ٹائلٹ وغیرہ کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

☆......خواتین بھی گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردے کی رعایت رکھیں لیکن بعض دفعہ غیر خواتین بھی آئی ہوئی ہوتی ہیں وہ تو ویسی پابندی نہیں کر رہی ہوتیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ جلسے پر آئی ہوئی ساری خواتین احمدی ہیں لیکن بعض دفعہ غیر احمدی بھی ہوتی ہیں، غیر از جماعت ہوتی ہیں تو وہ پابندی نہیں کر رہی ہوتیں اس لئے انتظامیہ یہ خیال رکھے کہ عورتوں اور مردوں کے رش کے وقت راستے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

☆......چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نمازیں پڑھنے کی عمر کے ہیں اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہاں کے لباس پہن کر پھریں۔

☆......بعض دفعہ شکایت آجاتی ہے گو یہ بہت معمولی ہے ایک آدھ کیس ایسا ہوتا ہوگا کہ بعض لفٹ دینے والے مہمانوں سے پیسے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔

☆......جو مہمان آرہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم و ضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا تعاون کریں۔ ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔ اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔ اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں۔ بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

☆......حفاظتی طور پر بھی خاص نگرانی کا خیال رکھنا چاہئے اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔ یہ ہر ایک کا فرض ہے اجنبی آدمی یا کوئی ایسا شخص آپ دیکھیں جس پر شک ہو تو متعلقہ شعبہ کو اطلاع دیں لیکن خود کسی سے اس طرح نہ پیش آئیں جس سے کسی قسم کا چھیڑ چھاڑ کا خطرہ پیدا ہو اور آگے لڑائی جھگڑے کا خطرہ پیدا ہو۔ لیکن اگر اطلاع کا وقت نہیں ہے پھر اس کا بہترین حل یہی ہے آپ اس شخص کے ساتھ ساتھ ہو جائیں، اس کے قریب رہیں تو ہر شخص اس طرح سیکیورٹی کی نظر سے دیکھتا رہے تو بہت سارا مسئلہ تو اسی طرح حل ہو جاتا ہے۔

☆......اللہ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جو اس جلسہ کے لئے دعائیں ہیں وہ حاصل کرنے والے ہوں اور ان مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آپ نے جلسوں کا اجرا فرمایا تھا اور ان دنوں میں ہمیں دعاؤں کی بھی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی بھی توفیق ملے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

باقی صفح نمبر 11پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی صفت ’’کَافِی‘‘ کی پُر معارف تشریح

اللہ تعالیٰ پر ایمان تب مضبوط ہوتا ہے جب تقویٰ میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں۔

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات تزکیہ نفس کے لئے جامع دعا ہیں۔
کیونکہ تزکیہ نفس ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتا ہے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلسطینی جو اسرائیل کے ظلم کی بڑی خطرناک چکّی میں پس رہے ہیں ان کے لئے دعا اور مدد کی خصوصی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ 16 رجنوری 2009ء بمطابق 16 رصلح 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

ایک مومن جس کو خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کَافِی ہے۔ بعض لوگوں کو پوری طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک نہیں ہوتا تب بھی ماحول کے زیر اثر بعض الفاظ اور فقرات سن سن کر وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے حوالے سے بات کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ کَافِی بھی ایسی ہی ایک صفت ہے جس کا ذکر ایک مسلمان کسی نہ کسی حوالے سے کرتا رہتا ہے۔ بہت سے موقعوں پر جب چاہے ظاہری طور پر ہی سہی اپنی قناعت اور شکر گزاری کا اظہار کرنا ہو تو یہ الفاظ اکثر ہمیں سننے میں ملتے ہیں کہ اللہ کَافِی ہے یا ہمیں اللہ کَافِی ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن جس کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک ہے وہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی صفت کا اظہار کرتا ہے تو بہر حال اس صفت کی گہرائی کو جانتے ہوئے کرتا ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی اس صفتِ کَافِی کا ذکر کر رہا تھا۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سی آیات میں، مختلف سورتوں میں، مختلف مضامین اور حوالوں کے تحت فرمایا ہے۔

لغات میں بھی اس لفظ کے مختلف معانی لکھے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے طریق رکھا ہوا ہے، بیان کر دیتا ہوں تاکہ اس کے وسیع معانی بھی ہر ایک کے علم میں آ جائیں۔ تو یہ چند ایک مختصر معانی بیان کرتا ہوں۔

کَفٰی۔ اس کے معانی ہیں کسی چیز کا کافی ہونا، کسی شے یا کسی ذات پر قناعت کرنا یا تسلی پانا ۔ اور اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ کون سی ایسی ہستی ہے جو انسان کے لئے کافی ہے، یا تسلی دینے والی ہے یا جس کے انعاموں پر انسان ہر وقت انحصار کر سکتا ہے۔ لین (Lane) جو ایک انگریزی۔ عربی ڈکشنری کی کتاب ہے، لغت ہے اور اس میں بہت ساری لغات کو اکٹھا کیا ہوا ہے یہ معنی مَیں نے وہاں سے لئے ہیں۔

پھر آگے ایک جگہ لکھا ہے۔ ’’کَفَانِیْ فُلَانٌ اَلْاَمْرَ ‘‘۔ مطلب ہے کہ کسی خاص معاملے میں فلاں شخص پر میں نے اکتفا کیا یا قناعت کی۔ یعنی اگر اچھی بات ہے تو اس کے ذریعہ سے حاصل کی اور اگر کوئی بری چیز ہے تو اس کے ذریعہ سے اس برائی سے بچا۔

یہاں بھی گو محدود پیمانے پر بعض لوگ بعض اشخاص کے کام آ جاتے ہیں لیکن اصل خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس کی طرف جانے سے اچھائیوں کا اور برائیوں کا پتہ لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی نشاندہی فرما دی کہ کون کون سی نیکیاں ہیں اور کون کون سی برائیاں ہیں۔

پھر ایک معنی لکھے ہیں کہ کَفٰی مِنْ کا مطلب ہے کسی چیز کو کسی سے دور کر کے اسے بچانا اور محفوظ رکھنا جب یہ کہیں کہ کفیٰ وشَرّ اس کا مطلب ہے اس نے برائی کو اس سے دور کیا جس سے پھر یہ مطلب نکلا کہ اس کا دفاع کیا اور اسے آزاد کروایا۔ اس لغت کے مطابق یہ خدا اور انسان دونوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔

لسان العرب میں ایک حدیث کے حوالے سے اس کے معنی بیان کئے گئے ہیں۔ حدیث بیان کی ہے کہ مَنْ قَرَأَالْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخرسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ اَیْ اَبْنَاتَهٗ عَنْ قِيَامَ الَّلِيْل (لسان العرب۔ باب کفی ۔الجزء 15 صفحہ226) جس نے رات کے وقت سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی یعنی وہ دونوں آیات رات کے قیام سے اسے مستغنی کر دیں گی۔

بعض نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ یہ دو آیات سب سے کم تعداد ہے جو رات کو قیام کے وقت قراءت کے لئے کافی ہیں۔ اسی طرح بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ یہ دونوں آیات شر کے مقابلے پر کافی ہیں اور مکروہات سے بچاتی ہیں۔

اگر ان پر غور کیا جائے اور ان آیات کے معانی ہر ایک پر واضح ہوں تو ان آیات میں بہت ساری باتیں آ جاتی ہیں۔ اس میں دعائیں بھی ہیں اور شر سے بچنے کے راستے بھی بتائے گئے ہیں اور ایمان میں پختگی کے راستے بھی بتائے گئے ہیں۔ اس حدیث کے حوالے سے بعض سوال اٹھ سکتے ہیں کیونکہ اس سے بعض دفعہ یہی معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ پڑھ لیا تو کافی ہو گیا اس لئے اس وقت مَیں ان آیات کے حوالے سے کچھ وضاحت کروں گا۔ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات میں سے پہلی آیت یہ ہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۔لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ(البقرہ:286)

اور آخری آیت یہ ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا

مَاا کْتَسَبَتْ۔رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَابِہٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْلَنَا ۔وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْن (البقرہ:287)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی اس رسول پر اس کے ربّ کی طرف سے نازل کیا گیا۔ اس پر وہ خود بھی ایمان رکھتا ہے اور مومن بھی ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا اور ہم دل سے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور ان کی یہ دعا ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے۔ اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ جو اس نے اچھا کام کیا وہ اس کے لئے نفع مند ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہوگا وہ اس پر وبال بن کر پڑے گا۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! اگر ہم بھول جائیں یا کوئی غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دینا اور اے ہمارے ربّ! ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈال جس طرح تو نے ان لوگوں پر ڈالی تھی جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اسی طرح اے ہمارے ربّ ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم سے درگزر کر ہمیں بخش دے ہم پر رحم کر۔ تُو ہمارا مولا ہے پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

تو جیسا کہ اس ترجمہ سے واضح ہو گیا کہ کیوں آنحضرت ﷺ نے یہ آیات رات کو پڑھنے کو کافی قرار دیا۔ پہلی آیت میں تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ۔ اس کے فرشتوں پر ایمان لاؤ۔ اس کی کتابوں پر ایمان رکھو اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو۔ کیونکہ یہ ایمان میں کامل ہونے کا ذریعہ ہیں اور یہ ایمان صرف زبانی اقرار نہیں ہے بلکہ عقیدے کے لحاظ سے بھی اور عمل کے لحاظ سے بھی ضروری ہے اور یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب تقویٰ میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں۔ اس کے فرشتوں پر ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی ذمہ داریاں متروک نہیں ہوگئیں۔ بلکہ آج بھی وہ اپنے مفوضہ فرائض ادا کر رہے ہیں۔

اسی طرح پہلے انبیاء پر جو کتابیں اتریں وہ بھی یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔ لیکن یہ اور بات ہے کہ زمانے نے ان میں بگاڑ پیدا کر دیا۔ لیکن بہر حال وہ کتابیں ان رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی کتابیں تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کی بھی ہر اچھی تعلیم قرآن کریم میں محفوظ کر کے پہلی کتب کی تصدیق بھی کر دی اور قرآن کریم کی حفاظت کی ضمانت دے کر آئندہ کے لئے اس شرعی کتاب کے تا قیامت ہر قسم کی تحریف سے پاک رہنے کا اعلان بھی فرما دیا اور پھر تمام رسولوں پر ایمان کی طرف اس میں توجہ دلائی ہے۔ یہ اسلام کی خوبی ہے کہ تمام رسولوں کو ماننے کا حکم ہے۔ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ تمام سابقہ رسولوں کو مانو بلکہ رسولوں پر ایمان ہے اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ نے مسیح موعودؑ کے آنے کا بتایا اور جو راستہ کھول دیا تو یہ راستہ کھول کر آئندہ آنے والے رسولوں کو ماننے اور ایمان لانے کا بھی اس میں حکم فرما دیا۔ اب یہ ان نام نہاد مسلمان علماء کی بدقسمتی ہے جنہوں نے نہیں مانا کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق مبعوث ہونے والے انبیاء کی بعثت کے طریق کو چھوڑ کر اس طریق پر مسیح موعود کے نازل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق نہیں ہے۔ قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود قرآن کی اس بات کا ردّ کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے اور کوئی شخص جو اس دنیا میں آئے کبھی زندہ آسمان پر نہیں جاتا، بلکہ اس کی روح جاتی ہے۔ اس دنیا میں آنے والی ہر چیز فانی ہے۔ اس آیت میں تو تمام رسولوں پر ایمان کی بات ہے۔ پھر یہ لوگ مسیح موعودؑ کا انکار کر کے تمام رسولوں پر ایمان کی بھی نفی کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی عام مسلمانوں کو جن کا علم محدود ہے ان کو اپنے پیچھے لگا کر ان کے ایمان میں بھی رخنہ پیدا کر رہے ہیں۔ پس اس حقیقت کو ان لوگوں کو سمجھنا چاہئے۔ حدیثیں بھی پڑھتے ہیں۔ قرآن بھی پڑھتے ہیں۔ جہاں واضح طور پر ان باتوں کی طرف اشارہ ہے اور پھر بھی نہیں سمجھتے۔ تو ان کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ جس طرح ہمیشہ انبیاء آئے ہیں اسی طرح مسیح موعود نے بھی آنا تھا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو اس کی دلیلیں بھی پیش کی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی فعلی تائید بھی ان کے سچا ہونے کی شہادت دے رہی ہے۔ اب ان لوگوں کو چاہئے کہ عقل کریں اور اس مسیح موعود کو مان کر مومنین کے گروہ میں شامل ہوں۔ اس گروہ میں شامل ہوں جو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہنے والے ہیں اور جنہوں نے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پہ عمل کیا وہی پھر غُفْرَانَکَ رَبَّنَا یعنی اے ہمارے ربّ ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، کی اس دعا کے بھی صحیح حقدار بنیں گے اور بنتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے پر اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگلی آیت جو سورۃ البقرہ کی آخری آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے شروع ہی اس بات سے کیا ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات انسانی وسعت کے اندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے احکام دیتا ہی نہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہوں۔ لوگ کہتے ہیں جی فلاں حکم بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا کوئی حکم ایسا نہیں جو طاقت سے باہر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں، اخلاق میں، عبادات میں، آنحضرت ﷺ کی پیروی کریں۔ پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا‘‘۔ طاقت سے بڑھ کر کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ ’’جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا‘‘۔

(حقیقۃالوحی۔صفحہ152۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلداول صفحہ775)

پس یہ جو فرمایا ہے کہ یہ آخری دو آیات کافی ہیں۔ یہ صرف پڑھ لینے سے نہیں بلکہ پہلی آیت میں ایمان پر مضبوط ہونے کا حکم ہے اور جب ایمان مضبوط ہو جائے تو وہ اس قسم کی حرکت کر ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ باتوں کو تو مانے اور کچھ کو نہ مانے اور ردّ کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُسوہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کا قائم ہو گیا۔ اس لئے ایمان کی انتہائیں حاصل کرنے کے لئے اس اُسوہ پر چلنے کے راستے تلاش کرو اور یہ کبھی خیال نہ آئے کہ بعض احکامات ہماری طاقت سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف حالتوں میں بعض ایسی سہولتیں بھی دے دی ہیں۔ اسلام میں دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سہولتیں ہیں۔ یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ بعض احکامات ہماری پہنچ سے باہر ہیں جن پہ عمل نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان دین کے معاملہ میں ضرورت سے زیادہ سہل پسند نہ ہو تو کوئی حکم ایسا نہیں جو بوجھ لگ رہا ہو۔ اگر دنیاوی کاموں کے لئے انسان محنت اور کوشش کرتا ہے تو دین کے معاملے میں کیوں محنت اور کوشش نہیں کر سکتا؟

پس یہ واضح ہو کہ آخری دو آیات پڑھ لینے سے انسان تمام دوسرے احکامات سے آزاد نہیں ہو جاتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو غور کر کے پڑھے گا پھر وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔ قیام اللیل سے انسان کس طرح مستغنی ہو سکتا ہے؟ جبکہ آنحضرت ﷺ نے اس کا نمونہ ہمارے سامنے پیش فرما دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ کا اُسوہ ہمارے لئے قابل تقلید اور پیروی کرنے کے لئے ہے۔ اگر اس کا کوئی مطلب ہو سکتا ہے تو اتنا کہ ان آیات پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایمان میں اتنی ترقی ہو گی کہ عبادتوں کے لئے جاگنا اور توجہ دینا کوئی بوجھ نہیں لگے گا۔

بخاری میں اس حدیث کے الفاظ صرف اس قدر ہیں کہ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ یعنی جس نے رات کے وقت سورۃ بقرہ کی دو آیات پڑھیں تو وہ دونوں آیات اس کے لئے کافی ہو گئیں۔ (بخاری کتاب التفسیر۔ باب فضل سورۃ البقرۃ)

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے اور اس کا رحم اور بخشش مانگنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا تو پھر ایمان میں یہ ترقی ہوتی ہے جو کافی ہوتی ہے اور عبادات اور نیک اعمال کی طرف پھر توجہ پیدا ہو گی۔ ورنہ اگر یہ خیال ہو کہ صرف آیات پڑھ لینا کافی ہے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمانے کے بعد کہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا پھر یہ کیوں کہا کہ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ۔ یعنی انسان اگر اچھا کام کرے گا تو اس کا فائدہ اٹھائے گا اور اگر برا کام کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔

صرف آیت کے یا ان آیات کے الفاظ دوہرا لینے سے تو مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ یہاں توجہ اس طرف کروائی کہ اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال پر ہر وقت نظر رکھنی پڑے گی اور جب یہ توجہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی اپنے بندے پر پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ کے بندے کی ایمان میں ترقی اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کر رہی ہو گی اور اس کی بخشش کا سامان کرے گی نہ کہ پھر جس طرح عیسائی کہتے ہیں اس کو کسی کفارے کی ضرورت ہو گی۔ پس روزانہ پھر جس طرح یہ آیت پڑھنے سے نیکیوں کے کمانے کی طرف

توجہ رہے گی۔ ایک مومن رات کو جائزہ لے گا کہ کون کون سی نیکیاں مَیں نے کی ہیں اور کون کون سی برائیاں کی ہیں۔ پھر اگر نیکیوں کی زیادہ توفیق ملی ہوگی، اگر شام نے یہ گواہی دی ہوگی کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا تو شکر گزاری کے جذبے کے تحت ایک مومن پھر اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکے گا اور ایک مومن کو کیونکہ نفس کے دھوکے کا بھی خیال رہتا ہے اس لئے وہ پھر خدا تعالیٰ سے یہ عرض کرتا ہے کہ اگر میرا جائزہ جو مَیں نے شام کو لیا ہے نفس کا دھوکہ ہے تو پھر بھی مجھ پر رحم کر اور بخش دے اور مجھے نیکیوں کی توفیق دے اور اگر کھلی برائیاں سارے دن کے اعمال میں نظر آ رہی ہیں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور رحم کے لئے ایک مومن جھکتا ہے۔

آیت کے اگلے الفاظ اسی طرف توجہ دلاتے ہیں اور دعا کی طرف مائل کرتے ہیں۔ یہ الفاظ بھی تزکیہ نفس کے لئے جامع دعا ہیں۔ کیونکہ تزکیہ نفس ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتا ہے اور بندہ دعا کے ذریعہ سے پھر اللہ تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور یہ دعائیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے سکھائی ہیں اس لئے اگر نیک نیتی سے کی ہوں اور دل سے نکلی ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ پہلے دعا یہ سکھائی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ یعنی اے اللہ! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے یا کوئی خطا ہو جائے تو ہمیں سزا نہ دینا۔ ایک مومن یہ عرض کرتا ہے کہ ہم اپنے ایمان میں ترقی کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ تیرے تمام احکامات پر عمل کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ لیکن پھر بھی ایک بشر ہونے کے ناطے اگر ہم کبھی غیر ارادی طور پر یا اپنی سستی کی وجہ سے ان تمام باتوں پر عمل کرنا بھول جائیں یا اگر ہم سے ان کاموں کی ادائیگی کے دوران کوئی غلطی ہو جائے، نیکی کا کام کرنے کے دوران بھی شیطان پھسلا دے اور وہ نیکی دوسرے کے لئے تکلیف کا باعث بن جائے جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہوا ہے کہ صدقہ وخیرات کرو لیکن ایسا صدقہ یا نیکی جس کے پیچھے تکلیف پہنچانا یا احسان جتانا ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے۔ اس دعا کے ساتھ یہ مدد مانگی کہ کبھی ایسی صورت ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا بلکہ ہمیں اپنے رحم اور فضل سے سیدھے راستے پر ڈال دینا تا کہ ہمارا کوئی عمل تیری رضا کے حاصل کئے بغیر نہ ہو۔

پھر فرمایا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنی اے خدا! ہم پر وہ ذمہ داری نہ ڈالنا جو تو نے ان لوگوں پر ڈالی جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو تیری رضا کے خلاف ہو۔ ہم ہمیشہ تیرے احکامات پر عمل کے پابند رہیں اور ان لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جو ہم سے پہلے گزرے اور جنہوں نے تیرے احکامات کو پس پشت ڈال دیا اور تیری ناراضگی کے مورد بن گئے۔ پس ہمیں تو ہر کام کے کرنے کے لئے تیری مدد کی ضرورت ہے۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہماری شامت اعمال ہمیں تجھ سے دُور لے جائے۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم تیرے احکامات پر عمل کرنے والے نہ ہوں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا بوجھ انسان پر نہیں ڈالتا جو اس کی طاقت اور وسعت سے باہر ہو۔ پس انسان کی کمزوریاں ہی اسے ان نیکیوں سے دور لے جاتی ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ ہم نے جو تیرے سے عہد کئے ہیں وہ ہم کبھی نہ توڑیں۔ جس طرح پہلے لوگوں نے توڑے اور پھر ان کو سزا کا سامنا کرنا پڑا۔ اِصْر کے معنی کئی ہیں جن میں سے ایک عہد اور معاہدہ بھی ہے اس لئے اس حوالے سے مَیں نے یہ بات کی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی معنی ہیں مثلاً بہت مشکل قسم کا معاہدہ، بہت بڑی ذمہ داری جس کے نہ کرنے سے پھر سزا ملے، کوئی گناہ یا جرم۔ اس لحاظ سے ایک مومن دعا مانگتا ہے کہ پہلے لوگ اپنے وعدے پورے نہ کر سکے اور وہ وعدے پورے نہ کر کے، معاہدوں پر عمل نہ کر کے، احکامات پر عمل نہ کر کے تیری سزا کے مورد بنے۔ اے اللہ تعالیٰ! تو ہمیں ایسے اعمال سے بچانا۔

پھر فرمایا کہ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَابِهٖ کہ اے اللہ ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ دنیاوی امتحانوں کے ذریعہ سے بھی بندوں کو آزماتا ہے تو یہاں اس حوالے سے بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قسم کے دنیاوی امتحان اور ابتلاء سے ہمیں بچائے ایسا نہ ہو کہ کوئی بھی امتحان ہماری طاقت سے باہر ہو۔ اصل میں تو مومن کو ہمیشہ روحانی ابتلاؤں کے ساتھ دنیاوی امتحانوں سے بھی بچنے کی دُعا مانگتے رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب حالات اچھے ہوں تو یادِ خدا نہ رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بعض اوقات دنیاوی لحاظ سے بھی مومنوں کو آزماتا ہے تو ایک مومن اس دعا کو ہمیشہ سامنے رکھتا ہے کہ میرا امتحان کسی بھی طرح میری طاقت سے بڑھ کر نہ ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ دنیاوی امتحانوں کی وجہ سے روحانی ابتلاء بھی آ جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کا دنیاوی امتحان لینا بھی ہے تو اتنی طاقت بھی عطا فرمائے کہ مَیں اسے برداشت کر سکوں۔ کئی طریق سے اللہ تعالیٰ آزماتا ہے۔ اولاد کے ذریعہ سے، مال کے ذریعہ سے، اَور بہت سارے ذرائع ہیں۔ تو ہر صورت میں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی پناہ کی تلاش کرتے رہنا چاہئے اور ہر دو قسم کے ابتلاؤں سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھلائی کہ یہ دعا مانگو کہ وَاعْفُ عَنَّا کہ اگر ارادةً یا غیر ارادی طور پر بھی ہم نے وہ کام نہیں کئے جو ہمیں کرنے چاہئے تھے اور اس کے نتیجہ میں ابتلاء آیا ہے تو ہم التجا کرتے ہیں کہ ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں معاف فرما اور ہمیں اس کے بد اثرات سے بچا لے۔

پھر فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ وَاغْفِرْ لَنَا ہمیں بخش دے۔ غَفَر کے معنی ڈھانکنے کے بھی ہیں اور اس طرح معاملے کو درست کرنے اور اصلاح کرنے کے بھی ہیں اور مٹا دینے کے بھی ہیں۔ گویا یہ دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے تمام ایسے کام جو تیرے نزدیک غلط ہیں ہماری خطا معاف کرتے ہوئے ان کے بداثرات کو مٹا دے اور انہیں ختم کر دے اور آئندہ ہمیں اپنے معاملے درست رکھنے اور ہمیشہ اصلاح کی طرف مائل رہنے کی توفیق بھی عطا فرما تا کہ ہماری خطائیں کبھی تیری ناراضگی مول لینے والی نہ بنیں۔

پھر فرمایا یہ دعا کرو وَارْحَمْنَا ہم پر رحم کر۔ یعنی ہمارے سے نرمی اور مہربانی کا سلوک رکھ۔ محض اور محض اپنے رحم کی وجہ سے ہماری غلطیوں کو معاف فرما اور نہ صرف معاف فرما بلکہ تیرے رحم کا تقاضا ہے کہ اس معافی کے ساتھ ہمیں آئندہ غلطیوں سے بچنے اور اپنی رضا کے حصول کی توفیق بھی عطا فرما، ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیری رضا حاصل کرنے والے ہوں تا کہ ہم ہمیشہ ان لوگوں میں شمار ہوں جن پر تیرے پیار کی نظر پڑتی رہتی ہے اور ان غلطیوں کی وجہ سے ہماری ترقی کی رفتار کبھی کم نہ ہو اور نہ کبھی ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہماری ترقی رکے۔

اَنْتَ مَوْلٰنَا تو ہمارا آقا اور مولا ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو ہمارے سے عفو کا سلوک کرے۔ مغفرت کا سلوک کرے۔ رحم کا سلوک کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو اپنے بندوں سے ایک انتہا تک عفو اور مغفرت اور رحم کو لے جاتی ہے۔ ہماری ذاتی کمزوریوں سے بھی جماعت پر اثر نہ آئے کیونکہ بعض دفعہ ایک شخص کی ذاتی کمزوریوں کی وجہ سے بھی لوگ جماعت پر انگلی اٹھا رہے ہوتے ہیں اور جماعتی کمزوریاں بھی بعض دفعہ ہو جاتی ہیں۔ عہدیداروں کی طرف سے بھی ہو جاتی ہیں تو لوگوں کو جماعت پر انگلی اٹھانے کا کبھی موقع نہ دیں اور جب ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم الٰہی جماعت ہیں اور ہماری کمزوریوں کی وجہ سے دنیا کو انگلی اٹھانے کا موقع ملے تو پھر دنیا یہ کہے گی کہ ان لوگوں کے یہ عمل ہیں اور ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو پکڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم نہ کیا۔ ہم سے مغفرت کا سلوک نہ کیا اور سزا دی تو دنیا تو پھر یقیناً یہی کہے گی کہ ان کے عمل کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو پکڑ رہا ہے اور اس دنیا میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ اگر یہ ہوگا تو پھر اس سے دنیا میں تیرا پیغام پہنچانے میں روک پیدا ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو جماعت ہے اس کے سپرد تیرا یہ پیغام دنیا میں پہنچانے کا جو بھی کام کیا گیا ہے اس میں پھر روک پیدا ہوگی۔ پس تجھ سے بھیک مانگتے ہیں کہ اے ہمارے مولیٰ! ہم سے سختی کا سلوک نہ کر۔ ہماری غلطیوں پر ہماری اصلاح کرتا رہ اور ہمیں سیدھے راستے پر چلاتا رہ اور فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کافروں کے خلاف بھی ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہ اور ان پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ ہم تو کمزور ہیں یہ غلبہ تیرے فضل اور ہم پر تیری خاص نظر سے ہونا ہے اس لئے ہمیں انفرادی طور پر بھی اور من حیث الجماعت بھی اُن لوگوں میں شامل رکھ جو تیرے خاص انعام اور پیار کے ہمیشہ مورد بنے رہتے ہیں۔ اپنے فضل سے ایک امتیاز ہم میں اور ہمارے غیر میں پیدا کر دے تا کہ ہمارے مادی معاملات بھی اور ہمارے روحانی معاملات بھی تیرا تقویٰ اور تیرا خوف دل میں لئے ہوئے انجام پانے والے ہوں تا کہ جس مقصد

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کیا ہے وہ مقصد حاصل کرنے والے بن سکیں۔

جب یہ سوچ لے کر ہم آخری دو آیات کو پڑھیں گے تو ہمارا قبلہ بھی پھر صحیح رخ پر رہے گا اور ہم ان آیات کی برکات سے فیض پانے والے ہوں گے۔ ورنہ صرف الفاظ کو پڑھ لینا تو کوئی فائدہ نہیں دیتا ۔نہ ہی یہ کافی ہوسکتا ہے۔ بے شک قرآنی الفاظ میں برکت ہے لیکن یہ برکت نیک دل کو ملتی ہے۔ اگر دل میں نیکی نہیں تو جس طرح نمازیں بعض نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں اسی طرح اس قرآن پڑھنے والے کو جھوٹا کر کے اس کے اوپر الٹا دیا جائے گا۔

یہ آیات اس لئے کافی ہیں کہ انسان کا ایک مکمل جائزہ اپنے سامنے آجاتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس میں ایمان بھی ہے، دعائیں بھی ہیں، نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ بھی ہے۔ تو اصل میں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک بندہ اس طرح پر اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے تو عملاً یہ اظہار کر رہا ہوتا ہے کہ میرے لئے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور پھر ایسے شخص کے لئے آنحضرت ﷺ نے ضمانت دی ہے کہ ان آیات کا نازل کرنے والا اس بندے کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ اُس کو برائیوں سے بچاتا ہے۔ نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔ اس میں قناعت پیدا کرتا ہے۔ اس کے ہم و غم میں اسے تسلی دیتا ہے۔ اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں ان آیات کو سمجھتے ہوئے ان کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا خیال تھا کہ قرآن کریم کی بعض اور آیات بھی اس صفت کے حوالے سے بیان کروں گا۔ یہ مضمون کافی لمبا ہے باقی آئندہ انشاء اللہ۔

اس وقت میں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ دو خطبوں میں بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کہ فلسطینیوں کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ ان کے حالات تو اب خراب سے خراب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ ظلم کی بڑی خطرناک چکی میں پس رہے ہیں اور اسرائیلیوں کا ظلم بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے جو ہمدرد تھے اب تو ان میں سے بھی کئی چیخ اٹھے ہیں۔ یہ چیخ و پکار اوپری ہے یا واقعی حقیقت میں ان کو احساس ہوا ہے لیکن شور اب بہرحال مچ رہا ہے۔ پہلے خاموش بیٹھنے والے بھی یہی لوگ تھے۔ اگر ابتداء سے ہی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرتے تو یہ حالات نہ ہوتے۔ ان ملکوں کی جو یہ خاموشی رہی ہے، یہ بھی ظلم کا ساتھ دینے والی بات ہے اور ظلم کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ بہرحال معصوم بچے، عورتیں اور بوڑھے جس بے دردی سے شہید کئے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بھی رحم اور فضل کی دعا مانگیں، اس وقت ہم ان مظلوموں کی صرف یہی مدد کر سکتے ہیں۔ اور دوسرے UN کی بعض منظور شدہ تنظیمیں ہیں اور خود UN کا ادارہ بھی ہے جو ان مریضوں اور بھوکوں کے لئے وہاں دوائیاں اور خوراک پہنچا رہے ہیں۔ گو کہ یہ انتظام اتنا معیاری تو نہیں۔ بعض جگہوں پہ صحیح طرح پہنچ بھی نہیں رہا لیکن پھر بھی اگر ایک قسم کی مادی مدد کی جاسکتی ہے تو صرف ان ذرائع سے ہی ان کی مدد ہو سکتی ہے۔ اسی طرح Save The Children ایک تنظیم ہے اور دوسری تنظیمیں ہیں، یہ تنظیمیں وہاں مدد کر رہی ہیں تو ان تنظیموں کی بھی جو ڈونیشن مانگتی ہیں ہمیں مدد کرنی چاہئے اور ہیومینیٹی فرسٹ بھی کچھ کر کے ان کے ذریعہ سے بھیجے گی اور جماعتی طور پر بھی انشاء اللہ مدد ہوگی۔ یہ مدد احمدیوں کو ضرور کرنی چاہئے جن جن کو توفیق ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان معصوموں پر رحم فرمائے اور ظالم کو پکڑے۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

منقولات......

نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان......ڈاکٹر عبدالسلام

فزیکس میں ڈاکٹر عبدالسلام نے جان جوکھوں والا زرین کارنامہ انجام دیا، وہ آئنسٹائن (Einstein) کے کام سے کچھ کم نہ تھا۔ اس جرمن سائنسدان نے اپنی متاع عزیز کے آخری ۳۰ سال اس مشکل کام میں صرف کئے کہ وہ کسی طرح کائنات کی چار بنیادی قوتوں میں دو (کشش ثقل اور برقی مقناطیس) کو متحد کر سکے، مگر اس کوشش میں ان کو ناکامی ہوئی۔ تاہم یہ کام عبدالسلام نے کر دکھایا۔ یعنی کمزور قوت کو برقی مقناطیس سے متحد کر دیا اور صرف یہ ایک کارنامہ آپ کو نیوٹن، میکس ویل، مائیکل فریڈے اور آئنسٹائن جیسے عظیم المرتبت یونیفائزر کے شانہ بشانہ کھڑا کر دیتا ہے۔ عبدالسلام کو والد ماجد کی دعاؤں کے طفیل ذہن کو ایسی جلا ملی، قدرت نے انہیں کچھ ذہنی خوبیاں ودیعت کیں اور ان کے طبیعت میں جوش و خروش اور آہنی عزم پیدا ہوگیا۔ ان کے ذہن کے افق کی وسعت فلک تک تھی۔ ڈاکٹر عبدالسلام مطالعہ کے حد درجہ رسیا تھے اور ان کے مضامین علم و حکمت سے بھرے تھے جس وجہ سے وہ ایک عظیم سائنسدان بن گئے۔ مگر کسی بھی پاکستانی حکومت نے ڈاکٹر عبدالسلام کو عزت و مرتبت نہ دی جس کے وہ حقدار تھے۔ مگر عزت و توقیر دینے والا خدا ہوتا ہے۔ انہوں نے دنیا کی ۳۸ یونیورسٹیوں سے اعزازی ڈگریاں لیں، ۲۲ بین الاقوامی ایوارڈوں سے ان کو نوازا گیا اور ۲۳ بین الاقوامی سائنس سوسائٹیوں کی ممبر شپ ملی۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو جب نوبل پرائز ملا تو ساری دنیا کے سامنے قرآن مجید کی مقدس آیات کی تلاوت کی۔ ڈاکٹر عبدالسلام نوبل لینے جاتے ہیں تو سویڈن کا بادشاہ اپنی ملکہ کے ساتھ ان کا انتظار کرتا ہے۔ ان کی آمد کا اعلان بگل بجا کر کیا جاتا ہے اور ہزارہا لوگ ان کا استقبال کرتے ہیں، مگر جب نوبل انعام لینے کے بعد اپنے ملک میں آتے ہیں تو نیم ملا لاہور کی سڑکوں پر ڈاکٹر عبدالسلام کے خلاف جلوس نکالتے ہیں اور ہنگامے برپا کر دیتے ہیں اور ان کی آمد کو کفر و اسلام کی جنگ قرار دیتے ہیں۔ پاکستان کے کتنے سیاستدانوں، مفکروں، دانشوروں کو ان کی تاریخ یاد ہوگی۔ مگر انہیں نوبل انعام ملا تو دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن ہوا۔ پاکستان میں جب وقت کی حکومت نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کرنا چاہی تو بعض عناصر نے اس تجویز کی مزاحمت کی اور بھول گئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام پاکستانی ہیں اور ان کو جو اعزاز ملا، دراصل پاکستان کا اعزاز ہے۔ محض عقیدہ کی بنا پر ڈاکٹر عبدالسلام کی مخالفت کرنے والوں کو اس بات کا علم ہونا چاہئے تھا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگراموں کے معماروں میں ڈاکٹر عبدالسلام کا نام سرفہرست ہے۔ آج ہمارے ایٹمی پروگراموں پر لوگ طرح طرح کی انگلیاں اٹھاتے ہیں اور اگر ہم اس وقت ڈاکٹر صاحب کی بات مان کر کوئی ریسرچ سینٹر بناتے تو آج ہمارے پروگرام کے بارے میں کوئی طعن تشنیع نہ کرتا۔ ڈاکٹر عبدالسلام جو ریسرچ لیبارٹری پاکستان اور مسلم دنیا کے لئے بنانا چاہتے تھے وہ حکومتوں کی نااہلی اور سرد مہری سے پاکستان میں تو نہ بن سکی البتہ اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں انہوں نے انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس کے نام سے بنائی۔ جس کا شمار آج دنیا کی اعلیٰ ترین ریسرچ لیبارٹریوں میں ہوتا ہے، اس کے بعد یورپ کا نمبر آتا ہے۔ اگرچہ وہاں چین اور ہندوستان سے بھی لوگ سیکھنے کے لئے جاتے ہیں مگر پاکستان سے کوئی نہیں جاتا۔ (قمر ایم اے (پاکستانی قلمکار)

(منقول از ہفتہ وار اخبار شہید آزادی سرینگر ۲۱ر فروری-۶ مارچ ۲۰۰۹ء)

جملہ قائدین متوجہ ہوں

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے بابرکت موقعہ پر استبقوا الخیرات (نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں) کے ارشاد ربانی کے تحت ہندوستان بھر کی مجالس کی کارکردگی کا موازنہ کیا جاتا ہے اور بہترین کارکردگی پیش کرنے والی مجلس کو علم انعامی سے نوازا جاتا ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت یہ ہدایت فرمائی ہے کہ آئندہ سے انڈیا میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے پوزیشن حاصل کرنے والی پہلی دس خدام و اطفال کی مجالس اور اسی طرح پہلی پانچ صوبائی/علاقائی/زونل قیادت میں اسناد تقسیم کی جائیں جن میں صدر مجلس کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دستخط ہوں گے۔

قائدین مجالس کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کریں اور ماہانہ کارگزاری رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ بروقت بھجواتے رہیں۔ لائحہ عمل میں وہ تمام امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

امید ہے کہ آپ اپنی کارکردگی میں مزید بہتری پیدا کریں گے اور اسناد کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ خلافت احمدیہ کے سو سالہ سفر کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کے افراد کو خلافت سے وفا اور اخلاص میں بڑھایا ہے۔

خلافت احمدیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اشاعت دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کرتی چلی جائے گی۔

(جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب)

لارڈ میئر منہائیم کا ایڈریس، تقسیم انعامات و اعزازت۔ مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں۔ جرمن احمدی خواتین اور جرمن احمدی احباب سے الگ الگ ملاقاتیں۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

24/اگست 2008ء بروز جمعہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

اختتامی اجلاس

آج جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اس کے بعد اختتامی تقریب کے لئے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر کرسی صدارت پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

جلسہ کی اس اختتامی تقریب میں شرکت کے لئے منہائم (Mannheim) کے لارڈ میئر Dr. Peter Kurz بھی آئے ہوئے تھے۔ امیر صاحب جرمنی نے ان کا تعارف کروایا۔

لارڈ میئر منہائم کا ایڈریس

بعد ازاں لارڈ میئر Dr. Peter Kurz نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

معزز خلیفہ، امیر صاحب اور تمام مہمانان کرام جو یہاں پر حاضر ہیں میں بہت خوشی سے سب کا شکرگزار ہوں کہ مجھے یہاں موقع دیا گیا ہے اور اب تو یہ ایک قسم کی روایت ہوگئی ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کا اس سال کا جو جلسہ سالانہ ہے وہ بڑی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ آج سو سال آپ کی خلافت کو قائم ہوئے ہو گئے ہیں یعنی آپ کی جماعت کے بانی مرزا غلام احمدؑ جو تھے وہ 1908ء میں فوت ہوئے۔ اس وقت سے جماعت میں خلافت کا نظام قائم ہے اور مَیں اس موقع پر خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کا خصوصی طور پر استقبال کرتا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ وہ یہاں اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ تشریف لا چکے ہیں۔ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس جگہ کا جو انتخاب کیا ہے اس میں بڑی پرانی روایت شامل ہے۔ ساڑھے تین سو سال قبل جب یورپ میں جنگ کے نتیجہ میں یہاں جو مذاہب تھے وہ ایک دوسرے سے پھٹ چکے تھے تو اس شہر نے ان تمام مذاہب کو خوش آمدید کہا، استقبال کی اس روایت میں بھی ہم آپ کا آج بھی استقبال کرتے ہیں۔

ہمارے شہر کی آبادی تین لاکھ 20 ہزار ہے، 160 مختلف اقوام کے افراد رہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان تمام مذاہب کے افراد خوشی کے ساتھ یہاں قبول کئے جائیں اور ہم ان کو قبول کرتے ہیں۔ کسی پُر امن معاشرے کی بنیاد اس بات پر رکھی جاسکتی ہے کہ سب ایک دوسرے کے جذبات، احساسات اور مذہب کو قبول کریں اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

موصوف نے کہا کہ جماعت کا جو Moto ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' یہ ایک بہت اچھا پیغام ہے تمام مذاہب کے لئے، اصل میں مذاہب ایک دوسرے کو ملانے کے لئے بنائے جاتے ہیں لیکن آجکل ایک دوسرے کو پھاڑنے کا کام کر رہے ہیں۔

ہمیں بڑی خوشی ہے کہ اپنا امن کا پیغام ہمارے اس شہر سے چودھویں دفعہ اپنے TV کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلا رہے ہیں اور ہمارے اس شہر کی بھی نیک نامی ہو رہی ہے۔ ہم اس بات کے لئے آپ کے شکرگزار بھی ہیں اور خوش بھی ہیں۔ میں خصوصی طور پر منہائم جماعت کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اتنے بڑے پروگرام کو اتنے اچھے طریقے سے منظّم کیا ہے۔ باتنخواہ نہیں بلکہ خوشی سے طوعی کام کرنے والے افراد، کارکنان اس کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ چالیس ہزار سے زائد افراد کا انتظام سنبھالنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ میں فخر کرتا ہوں کہ آپ اس کام کو بڑی آسانی سے کر رہے ہیں۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کی جماعت نے ایک مناسب قطعہ زمین ڈھونڈھ لیا ہے۔ اگر باقی سب انتظامات مکمل ہوگئے تو انشاء اللہ اگلے جلسہ سالانہ پر یہاں آپ کی مسجد کا افتتاح ہوگا۔

مَیں انتہائی خوشی اور فخر سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ جو ہے ہمارے شہر کی آبادی کا ایک بڑا اہم حصہ ہے اور مَیں بڑی خوشی سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا جلسہ بہت بہتر رنگ میں اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ مستقبل میں بھی ہم آپ کے ساتھ مل کر اس شہر میں پُرامن رہنے کو بہتر سمجھتے ہیں اور آخر پر آپ کو ایک بار پھر مَیں اپنے جذبات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے جلسہ کو یہاں منعقد کر رہے ہیں۔

لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے بعد جلسہ کے اس اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ طارق احمد چیمہ صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم مبشر احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا

مکرم حفیظ الرحمٰن انور صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

تقسیم انعامات و اعزاز

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو ایوارڈ اور میڈل عطا فرمائے۔

درج ذیل 32 طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے ایوارڈ اور میڈل حاصل کئے۔

وہاج بن ساجد، وقاص بن ساجد، عدنان عظمت چوہدری، صہیب احمد، افتخار احمد، ایاز محمود، محمد داؤد، علی مسعود ملک، Manuel Uhlmann، عبدالحلیم بھٹی، ارباب صادق اعوان، مشرف نوید خان، عدنان سرفراز، ظفر اللہ احمد، طلحہ رشید، ڈاکٹر عطاء المجید رانا، ثاقب انعام، عبدالسلام احمد، عمران وحید، عطاء الحلیم احمد، ولید احمد میاں، غالب احمد شیخ، محمد احمد باجوہ، عرفان احمد بھٹی، ثمر احمد محمود، ذیشان احسن، اسامہ احمد، زین مبشر گوندل، مسرور کاہلوں، رضوان فاروق اور شمروز احمد۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے پروگرام کے تحت خلافت کے موضوع پر مقالہ لکھنے کے مقابلہ میں انصار اور خدام میں سے پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والے احباب کو انعامات عطا فرمائے۔

مجلس انصار اللہ میں سے منظور احمد شاد صاحب نے پہلی، میاں مشہود احمد عارف صاحب نے دوسری اور لمعات مرزا صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ میں سے ظہیر احمد طاہر صاحب نے پہلی، تنویر احمد ناصر صاحب نے دوسری اور ناصر احمد صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2006-07ء کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے تحت بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی میں کارکردگی کے لحاظ سے اول مجلس Rodgau علم انعامی کی حقدار قرار پائی اور حضور انور کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔ جبکہ مجلس Walldorf نے دوسری اور مجلس Koblenz نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں کارکردگی کے اعتبار سے چھوٹی مجالس میں مجلس Augsburg اول، مجلس Iseriohn دوم اور مجلس Renningen سوم قرار پائیں۔ جبکہ بڑی مجالس میں مجلس خدام الاحمدیہ Rodgau نے پہلی پوزیشن حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

دوسری پوزیشن مجلس Mainz اور تیسری پوزیشن مجلس Bremen نے حاصل کی۔

تقسیم انعامات و اسناد کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی سے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

آج کل جماعت احمدیہ میں، افراد جماعت میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہر بچے جوان، بوڑھے، مرد، عورت کے دل میں خلافت سے تعلق اور اس کی اہمیت کا احساس پہلے سے کئی گنا بڑھ کر نظر آتا ہے۔

جس کا اظہار زبانی بھی اور خطوط میں بھی بہت زیادہ احباب وخواتین کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے خلافت احمدیہ کے سوسالہ سفر کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کے افراد کو خلافت سے وفا اور اخلاص میں بڑھایا ہے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زمانہ کے امام کا یہ دعویٰ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی تائید ونصرت کے شامل حال رہنے کا وعدہ فرمایا ہے سچا دعویٰ ہے۔

حضرت مسیح موعود کی وفات پر سو (100) سال گزرنے کے بعد بھی افراد جماعت اس رسّی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں بلکہ ہر وقت اسے مضبوطی سے پکڑنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جس کو پکڑنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنی جماعت کے افراد کو حکم دیا تھا اور نصیحت فرمائی تھی اور یہ اعلان فرمایا تھا کہ یہ قدرت ثانیہ جو میرے بعد آئے گی، خدائی وعدوں کے مطابق دائمی قدرت ہوگی اور اس سے چمٹے رہ کر ہی ہر فرد جماعت اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے بھی دیکھے گا اور اپنی روحانی ترقی کی طرف بھی قدم بڑھائے گا۔ کیونکہ خلافت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور نصائح وہی ہوں گی جو خدا تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے ذریعہ سے آئندہ تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے ہمیں بتائی تھیں اور جو قرآن کریم کی تعلیم اور احادیث کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ لیکن سامنے ہونے کے باوجود دنیا انہیں بھلا چکی ہے۔ یا اس کی جاہلانہ وضاحتیں کرتے ہوئے اور تفسیریں بیان کرکے اسے بگاڑ دیا ہے۔ آپ غیروں کی تفسیریں پڑھ کر دیکھ لیں بعض آیات کی عجیب مضحکہ خیز قسم کی تصویریں کی ہوئی ہیں جو کسی کو اسلام کے قریب لانے کی بجائے دور ہٹانے والی ہوں گی۔ ان تعلیمات کا فہم اور ادراک اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطا فرمایا اور آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے جاری نظام نے اسے دنیا میں پھیلانے کی ہمیشہ کوشش کی اور کررہی ہے اور ہمیشہ یہ کوشش جاری رہے گی۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا اس مقصد کو آگے چلانے کے لئے اس زمانہ میں آپ کے عاشق صادق کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو آپ کے ذریعہ یہ اعلان کروایا قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159)۔ یعنی اے رسول! تُو اعلان کردے۔ اے لوگو! مَیں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور پھر خاتم النبیین کہہ کر اس بات پر بھی مہر ثابت کردی کہ اب آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں ہوسکتا اور رہتی دنیا تک صرف اور صرف آپ کی شریعت قائم رہے گی جو آپ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں اتاری ہے۔

پس اگر اب خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا کوئی ذریعہ ہے تو آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ اب اگر نجات پانے کا کوئی ذریعہ ہے تو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آکر یہ نجات مل سکتی ہے۔ پس آؤ اور خالص ہو کر اس کی غلامی اختیار کرو کہ اس در کے علاوہ اب اور کوئی راہ نجات نہیں ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے کے لئے کہ آپ کا یہ دعویٰ کہ مَیں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اب ہر زمانے کے انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ سچا دعویٰ ہے۔ یہ بھی اعلان فرمایا کہ میرے اس نبی کی غلامی میں ہی وہ مسیح ومہدی مبعوث ہوگا جو میرے اس رسول کے پیغام کو محفوظ رنگ میں تمام دنیا تک پھیلائے گا۔ جب وہ ذرائع بھی میسر آئیں گے جب یہ پیغام پھیلانے میں کوئی روک مانع نہیں ہوگی۔ اگر زمینی روکیں پیدا کردی جائیں گی تو فضاؤں سے یہ پیغام نشر ہوگا۔ اگر ایک علاقہ میں مخالفت کا زور ہوگا تو دوسرے علاقے میں احمدیت کی لہلہاتی کھیتیوں کے پنپنے کے لئے زرخیز زمینیں میسر آجائیں گی تو دوسرے ملکوں میں احمدیت کو قبول کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو دراصل وہ حقیقی اسلام ہے جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں آج مسیح محمدی کے غلام آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے وعدے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شمار اپنے الہامات میں ذکر فرمایا ہے۔ الہامات کی صورت میں ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے وہ شریعت جو آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے لے کر آئے تھے وہ مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں کامیابی سے پھیل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

اس وقت کے تمام مولویوں کو یہ بات ماننی پڑے گی کہ چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے اور آپؐ کی شریعت تمام دنیا کے لئے عام تھی۔ اور آپ کی نسبت فرمایا گیا تھا وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:41)۔ اور نیز آپؐ کو یہ خطاب عطا ہوا تھا کہ قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159)۔ سو اگرچہ آنحضرت ﷺ کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159) آنحضرت ﷺ کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہ ہوسکا کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا و یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت ﷺ کی زندگی میں یہ تبلیغ قرآن ہوجاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے بلکہ اگر وہ ساٹھ برس الگ کردیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو 1257 ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔ اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی تبلیغ اور اس کے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا بلکہ دور دور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بے خبری تھی کہ گویا وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! مَیں تم سب کی طرف رسول ہوں عملی طور پر اس آیت کے مطابق تمام دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہرگز تبلیغ نہیں ہوسکی اور نہ اتمام حجت ہوا کیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے اور نیز زبانوں کی اجنبیت سخت روک تھی اور نیز یہ کہ دلائل حقانیت اسلام کی واقفیت اس پر موقوف تھی کہ اسلامی ہدایتیں غیر زبانوں میں ترجمہ ہوں اور یا وہ لوگ خود اسلام کی زبان سے واقفیت پیدا کرلیں اور یہ دونوں امر اس وقت غیر ممکن تھے۔ لیکن قرآن شریف کا یہ فرمایا کہ مَنْ بَلَغَ (الانعام:20) یہ امید دلاتا تھا کہ اور بھی بہت لوگ ہیں جو ابھی تبلیغ قرآنی اُن تک نہیں پہنچی۔ ایسا ہی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) اس بات کو ظاہر کررہی تھی کہ گو آنحضرت ﷺ کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہوگیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنْهُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کررہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت ﷺ کے رنگ میں ہوگا اور اس کے دوست مخلص صحابہ کے رنگ میں ہوں گے......اس وقت حسب منطوق آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة: 4) اور نیز حسب منطوق آیت قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: 159) آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے دل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لایئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپؐ کا دعویٰ ہے کہ مَیں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کرسکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو مَیں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر مَیں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوش مذاہب اور اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمع مِلل ونِحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 260 تا 263)

پس ہم وہ خوش قسمت ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بروز کی اس جماعت میں شامل ہیں جو آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو نہ صرف اپنے اوپر لاگو کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دنیا میں اس تعلیم کو پھیلانے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ ذرائع مہیا فرمادیئے ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی وجود نہیں تھا۔ گو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پرنٹنگ پریس ایجاد ہوچکی تھی۔ دوسرے ذرائع موجود تھے لیکن جماعت کا اپنا پریس لگانے کے لئے اس وقت وسائل نہیں تھے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک علیحدہ تحریک فرمانی پڑی تھی۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام صادق سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ایشیا، یورپ، افریقہ کے کئی ملکوں میں جماعت کے اپنے پریس کام کررہے ہیں اور اس پیغام کو پہنچانے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں جس کے لئے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

پھر صرف پریسوں تک ہی بات نہیں بلکہ انٹرنیٹ اور سیٹلائٹ ٹیلی ویژن کے ذریعہ جدید ترین اور تیز ترین ذریعہ تبلیغ بھی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو میسر فرمادیا۔ جو دنیا کے کونے کونے میں آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانے کا کردار ادا کررہا ہے۔ یہ کوئی ہماری خوبی نہیں یہ آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے وعدے کا عملی اظہار ہے جو آج پورا ہورہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تائید ونصرت کے وعدے کے پورے کرنے کا عملی ثبوت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایم ٹی اے کے اجرا پر اس حقیقت کا اعلان فرمایا تھا کہ MTA کا اجرا کوئی ہماری خوبی نہیں ہے ہم تو اس بارے میں ابھی سوچ ہی رہے تھے بلکہ ریڈیو کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ خدا تعالیٰ نے MTA کی شکل میں ہمیں انعام عطا فرمادیا اور تبلیغ کا ایک نیا ذریعہ مہیا فرمادیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا اظہار ہے کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

پس یہ تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا کام اصل میں تو اس اعلان کی کڑی ہے جو آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے کردیا تھا۔ یعنی قُلْ يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159) کہ اے لوگو! تمام دنیا کے انسانوں میں سب کی طرف مَیں اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ دیکھ لیں پریس بھی، انٹرنیٹ بھی، MTA بھی دنیا کے مختلف زبانوں میں اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں جماعت کی Website کام کررہی ہے۔ اٹلی میں بھی وہاں احمدی نوجوانوں نے بڑی اچھی اٹالین زبان میں Website بنائی ہے۔ اسی طرح دوسری زبانوں میں بھی ہے۔ اٹلی کی مثال مَیں نے اس لئے دی ہے کہ یہی وہ ملک ہے جہاں اس وقت عیسائیت کی خلافت، یعنی پوپ کا مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چند دن پہلے وہاں ہمیں اپنے فضل سے مرکز اور مسجد کے لئے جو جگہ خریدنے کی کوشش ہورہی تھی اسے بھی فائنل شکل دے کر مہیا فرمادی ہے اور ایک نیا میدان کھل گیا ہے مسیح محمدی کے غلاموں کا مسیح موسوی کے ماننے والوں کو اس آخری نبی کے قدموں میں لانے کی کوششوں کا جسے اللہ تعالیٰ نے صرف بنی اسرائیل کے لئے نہیں بھیجا تھا بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا تھا۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ شخص جو تکمیل اشاعت دین مصطفیٰ ﷺ کے لئے اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے بروز کے طور پر مبعوث ہونا تھا اور مَیں اور آپ ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہیں یہ ترقیاں دیکھنی نصیب ہورہی ہیں اور جن کو یہ توفیق ملی کہ اس کی جماعت میں شامل ہوجائیں۔ پس اب ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو بھی اس بات کا اہل ثابت کرنے کی کوشش کریں جس سے ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ ان برکات سے فیض پاتی چلی جائیں جو حضرت محمد مصطفیٰ، خاتم الانبیاء ﷺ کے غلام صادق کی جماعت سے جُڑے رہنے والوں کے ساتھ وابستہ ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) اس بات کو ظاہر کررہی ہے کہ ہدایت کا ذخیرہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں مکمل ہوگیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:4) یعنی آج مَیں نے تمہارے فائدے کے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تمہارے پر اپنی نعمت کو پورا کردیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

پس اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہدایت کامل ہو گئی ہے اور اب کوئی شرعی کتاب نہیں آسکتی۔ ایسا کوئی شرعی رسول نہیں آسکتا۔ لیکن اشاعت دین کا کام باقی ہے جو آخرین نے کرنا ہے۔ اور وہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ مَیں نے حوالہ پڑھا ہے کہ اس زمانہ میں یہی اشاعت کا کام ہی ہونا تھا اور ہو رہا ہے۔ وہ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِم کی سچائی اس وقت سچی ثابت ہوتی ہے جب ہم یہ تسلیم کریں کہ اشاعت کا کام آئندہ زمانہ کے لئے ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپؑ کے صحابہ اس پیشگوئی کے مصداق بنے جیسا کہ اس کی وضاحت میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

''وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ(الجمعۃ:4) یعنی آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہی ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا اور وہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے''۔

پس اشاعت دین کی تکمیل کا کام نئے زمانے کی ایجادات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا اور آپؑ کے صحابہ نے بھی بھرپور رنگ میں اس میں حصہ لیا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو قرآن کریم کے علم و معرفت کے خزانے سے بھری پڑی ہیں قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کے رستے دکھاتی ہیں، قرآن کریم کے ان خزانوں کی نشاندہی کرتی ہیں جو اس زمانے میں ظاہر ہونے تھے۔

پس آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کو جو آپ ﷺ پر کامل ہوا۔ آپ کے غلام صادق کے زمانہ میں تمام دنیا تک پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور آپؑ کے صحابہؓ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ(الجمعۃ:4) کا وعدہ پورا فرمایا۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے پورا ہونے کے گواہ بن کر مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوگئے اور ایک لڑی میں پروئے گئے جبکہ دوسرے مسلمان اس انکار کی وجہ سے آپس میں پھٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہر کام میں بے برکتی ہے باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں سے تمکنت اور رعب کا وعدہ فرماتا ہے۔ کمزوری اور محتاجی کا یہ مسلمان شکار ہیں۔ چاہے وہ اسلامی ملکوں کے لیڈر ہوں، ملکوں کی حکومتیں ہوں۔ آپس کے معاملات کو طے کرنے کے لئے غیروں کی جھولی میں جا گرتے ہیں۔ ایک ہی ملک میں رہنے والے مسلمان لیڈر غیروں کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ اور ہماری مدد کرو۔ اسلامی حکومتیں ہیں تو وہ غیر مسلم حکومتوں کی مرضی پر اپنے معاملات طے کرتی ہیں اور چلاتی ہیں۔ مسلمانوں کی ملکی دولت ہے تو وہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔ اگر لیڈروں اور ملکی سربراہوں کی کوئی دلچسپی ہے تو صرف اتنی کہ ہماری جائیدادیں بن جائیں، ہمارے بینک بیلنس بن جائیں، ہم امیر ہو جائیں۔ ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اسلامی ملکوں کے اندرونی فسادات کو روکنے کے لئے غیر اسلامی ملکوں کی فوجوں سے مدد لی جاتی ہے۔ یہ سب نتیجہ ہے اس نافرمانی کا جو خدا تعالیٰ کے کلام کو نہ مان کر اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس زمانے کے امام کا انکار کرتے ہوئے کی گئی ہے۔ بجائے اس کے کہ آج مسلمان ممالک اپنی تیل کی دولت کا صحیح استعمال کرتے اور مسیح موعودؑ کے ماننے والوں میں شامل ہوکر تکمیل دین کے لئے آخری مقصد یعنی اشاعتِ دین کا کام سرانجام دیتے، اس دولت کو مسیح محمدی کے قدموں میں رکھ کر غیر مسلم دنیا میں اشاعت اسلام کے اہم فریضہ میں ہاتھ بٹاتے، آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کی مخالفت کر کے نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے اور جب تک یہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ پورا ہو چکا ہے، آنے والا مسیح آچکا ہے اس کی مخالفت کی بجائے اس کی مدد کرنا ہمارا اولین فرض بنتا ہے۔ اس وقت وہ اسی موجودہ حالت میں دوچار ہوتے رہیں گے اور ذلّت کا سامنا کرتے رہیں گے۔

پس مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک احمدی کا ایمان اور زیادہ بڑھتا ہے، اللہ کے حضور شکرگزاری کے جذبات اور زیادہ ابھرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اس نعمت سے نوازا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آنحضرت ﷺ کے بروز کے طور پر مبعوث ہوئے اور قرآنی علم و عرفان کے خزانے شائع کر کے اسلام کی اشاعت کے سامان پیدا فرمادئے اور مخالفین اسلام پر اتمام حجت کردی۔ دلائل سے ان کے منہ بند کر دئے اور اپنی زندگی میں قربانیاں کرنے والوں کی ایسی جماعت قائم کر دی جنہوں نے صحابہ کا رنگ اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور انہوں نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ(المائدہ :120) کا درجہ پایا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخرین میں جو میرا بروز کھڑا ہوگا وہ صرف اپنی زندگی تک ہی اشاعت اسلام کا کام نہیں کرے گا بلکہ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ بھی شروع ہوگا جو دائمی ہوگا۔ پھر مسیح محمدی نے بھی یہ اعلان فرمادیا کہ میرے سلسلہ کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہوگی کہ میرے بعد نظام خلافت چلے گا جو اشاعت اسلام کے کام کو آگے بڑھائے گا۔ جو میرے مشن کی تکمیل کرے گا اور جب تک ان باتوں کی تکمیل نہ ہو جائے اور جب تک وہ مشن جو آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ہے مکمل نہ ہو جائے۔ جب تک تمام دنیا پر اتمام حجت نہ ہو جائے قیامت نہیں آئے گی۔

جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے''۔ (الوصیت)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہی حقیقت میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ کا وجود ہے کیونکہ اس طرح وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ(الجمعۃ:4) کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا ارشاد کہ مسیح موعودؑ کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یعنی وہ خلافت جو نبوت کے کام کو آگے بڑھائے گی اور اس کے طریق پر چلنے والی ہوگی، قائم ہوگی اور پھر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ وہ قدرت آسمان سے نازل ہوگی ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلیفہ بنائے گا اس کے ساتھ آسمانی تائیدات اور قدرت کے نظارے بھی ہمیشہ دکھائے گا اور خلافت احمدیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اشاعت دین محمد ﷺ کا کام کرتی چلی جائے گی اور اس کام کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ بن جائے گا، اس کے بازو بن جائے گا اور ہر فیصلہ جو خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے خلیفۂ وقت اسلام کی اشاعت کے لئے کرے گا۔ خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہوگا۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر خلافت نہ ہی خدا تعالیٰ کی قدرت ہے اور نہ ہی آسمان سے نازل ہونے والی ہے اور اس بات نے اس معاملہ کو بھی حل کر دیا کہ بندوں کے انتخاب کو خدا تعالیٰ کا انتخاب کس طرح سمجھا جائے۔ اگر بندوں کے انتخاب کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل نہ ہو تو بیشک یہ بات سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ لیکن اگر اس انتخاب کے ساتھ، اس بات کو آسمانی تائیدات مضبوط کر رہی ہوں کہ یہ بندوں کا انتخاب نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا بندوں کو ذریعہ بنا کر اپنی قدرت کو نازل کرنا ہے۔

آج ہر لمحہ اور ہر دن جماعت کی ترقی ہر شہر اور ہر ملک میں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہی آخرین میں مبعوث ہونے والے نبی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی اشاعت کرنی تھی اور آپ کے بعد خلافت احمدیہ بھی یقیناً اسی سچے وعدوں والے خدا کی تائید یافتہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے یہ کام آگے بڑھنا تھا۔

پس آج ہر احمدی کا بھی کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حصہ لینے کے لئے، اپنے آپ کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنانے کے لئے، خلافت احمدیہ کا ہاتھ بٹاتے ہوئے، اشاعت دین کے کام میں حصہ لے تاکہ ہمیشہ ان لوگوں میں شامل رہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ۔ (سورۃ النور:56)

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں، مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ اسے مضبوطی سے ان کے لئے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد امن کی حالت میں تبدیل کردے گا۔

پس وعدہ ہے ایمان میں مضبوطی والوں کے ساتھ اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کے ساتھ کہ وہ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے کیونکہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس دین کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کون سا دین پسند کیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا(المائدہ:4) تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر خوش ہوا۔ دین کا انتہائی مرتبہ وہ امر ہے جو اسلام کے مفہوم میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ محض خدا کے لئے ہو جانا اور اپنی نجات اپنے وجود کی قربانی سے چاہنا اور طریق سے اور اس نیت اور اس ارادے کو عملی طور پر دکھلا دینا۔

یہ وہ مقام ہے جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس بات کو سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی حقیقت کامل فرمانبرداری ہے اور اپنے وجود کی قربانی ہے اور یہی کامل فرمانبرداری ہے جو بہترین اعمال کی انتہاء ہے اور یہ فرمانبرداری اور کامل اطاعت دکھانے والے قربانی کے لئے تیار رہنے والے بھی وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے پیغام کی نشر و اشاعت میں ہاتھ بٹانے والے ہیں اور اس کام کے لئے اپنا مال، جان اور وقت قربان کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ اِنَّنِی مِنَ الْمُسْلِمِین (حم سجدہ: 34) یعنی اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک اور صالح عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ حکم پھر اسی طرف توجہ پھیرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلانے والوں کو اپنے عمل بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے چاہئیں جس کی طرف دوسرے کو بلا رہا ہے۔ جس پیغام کی اشاعت میں ممد و معاون بن رہا ہے اور وہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک مکمل طور پر اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن پر نہ ڈالے اور جب یہ صورتحال پیدا ہوگی اور جب ہر احمدی کی یہ کیفیت ہوگی تو وہ جہاں خلافت کے انعام سے فیض پانے والا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں سے وابستہ انعامات کا وارث بنے گا۔ آنحضرت ﷺ کی حقیقی اُمّت میں شامل ہوگا۔ صرف دعویٰ ہی نہیں ہوگا جیسا کہ آج کل کے مسلمان کرتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ دنیا میں امن و سلامتی کا پیغام پہنچانے والا بھی ہوگا۔ اس خوبصورت پیغام کی وجہ سے اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری مخالفین کو بھی اس ذریعہ سے یہ پیغام پہنچایا جاسکتا ہے کہ ان کی سختی کا جواب پیار سے دیا جائے اور جب سختی کا جواب نرمی سے ہو، غصے کا جواب صبر سے ہو تو ایک وقت آتا ہے جب مخالف سے مخالف بھی بات سننے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، سوائے اس کے جن کے دل سخت کر دیئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کو ہدایت نہیں ملنی اور جب مخالف اسلام، اسلام کے محاسن کا علم حاصل کرے گا تو یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہے گا کہ واقعی یہ ایک کامل دین ہے۔

ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے اور ہر قربانی کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اس زمانہ میں مسیح محمدی کے غلاموں میں شامل ہوکر ''نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ'' کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنے ایمان کو بھی کامل کرتے چلے جائیں اور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے معیار بھی بلند سے بلند کرتے

چلے جائیں اور جب یہ ہوگا تو ہر فرد بھی اس زمانے کے امام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو انفرادی طور پر بھی اپنے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھے گا اور اجتماعی طور پر تو یہ مقدر ہو ہی چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مومنوں کی اس جماعت نے جو مسیح محمدی سے منسوب ہے تمام دنیا پر غالب آنا ہے، دشمن کا ہر حملہ چاہے وہ سامنے سے ہو، چاہے وہ پیچھے سے ہو دائیں سے ہو یا بائیں سے ہو، اس کام کو جو مسیح موعودؑ کے سپرد ہو چکا ہے اس میں روک نہیں ڈال سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ جماعت خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کی ڈھال میں محفوظ ہے اور یہ ایسی ڈھال ہے جس نے ہر طرف سے جماعت کو اپنی حفاظت میں لیا ہوا ہے، اپنے حصار میں لیا ہوا ہے اور گزشتہ ایک سو بیس سال کی جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر جماعت کی، احمدیت کی حفاظت فرمائی اور جماعت کو ختم کرنے کی دشمن کی ہر تدبیر نے ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھا ہے اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی گئی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کا کوئی براعظم نہیں، بڑے بڑے ملکوں میں آنحضرت ﷺ کا پیغام مسیح محمدی کے غلاموں نے نہ پہنچا دیا ہو بلکہ اکثر چھوٹے چھوٹے ملک اور جزائر بھی اس نور کی روشنی سے فیضیاب ہو رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نور کا پرتو ہے اور آج یہ کام ہم صرف اس لئے باا کثر انجام دے رہے ہیں کہ خلافت کے انعام سے انعام یافتہ ہیں۔

آج جب مَیں دنیا کے کسی بھی ملک میں بسنے والے احمدی کے چہرے کو دیکھتا ہوں تو اس میں قدر مشترک نظر آتی ہے اور وہ ہے خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا کا تعلق۔ چاہے وہ پاکستان کا رہنے والا احمدی ہے یا ہندوستان میں بسنے والا احمدی ہے۔ انڈونیشیا اور جزائر میں بسنے والا احمدی ہے، بنگلہ دیش میں رہنے والا احمدی ہے۔ آسٹریلیا میں رہنے والا احمدی ہے یا یورپ اور امریکہ میں بسنے والا احمدی ہے یا افریقہ کے دور دراز علاقوں میں بسنے والا احمدی ہے۔ خلیفہ وقت کو دیکھ کر ایک خاص پیار، ایک خاص تعلق، ایک خاص چمک چہروں اور آنکھوں میں نظر آ رہی ہوتی ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت اور وفا کا تعلق، سچا تعلق ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کامل اطاعت اور محبت کا تعلق ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اس بات کا مکمل فہم و ادراک ہے کہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں جو کُل انسانیت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نجات دہندہ بنا کر بھیجے گئے۔ اور خلافت احمدیہ آپ ﷺ تک لے جانے کی ایک کڑی ہے۔ اُس وحدت کی نشانی ہے جو خدائے واحد کے قدموں میں ڈالنے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہے۔ پس کیا کبھی ایسی قوم کو ایسے جذبات رکھنے والی روحوں کو، کوئی قوم شکست دے سکتی ہے۔ کبھی نہیں اور کبھی نہیں۔ اب جماعت احمدیہ کا مقدر کامیابیوں کی منازل کو طے کرتے چلے جانا ہے اور تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ اس زمانے کے امام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کبھی اپنے وعدوں کو جھوٹا نہیں ہونے دیتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا“۔

پس آج بعض جگہ پر ہمیں مخالفین بظاہر زور میں نظر آ رہے ہیں اور احمدی ظلم میں پستے ہوئے نظر آ رہے ہیں تو یہ عارضی تکلیفیں ہیں، یہ عارضی حالت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد اب وہ دن طلوع ہونے والا ہے جب احمدیوں پر ظلم کرنے والے خس و خاشاک کی طرح اڑا دیئے جائیں گے۔ کیونکہ یہی خدا تعالیٰ کا منشا ہے اور کوئی طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کا مقابلہ کر سکے۔

پس آج دنیا میں بسنے والے وہ مظلوم احمدی جو چاہے انڈونیشیا میں بس رہے ہوں یا بنگلہ دیش میں بس رہے ہوں، پاکستان میں رہنے والے ہوں، صبر اور دعا سے خدا کا فضل مانگتے ہوئے، اس کے حضور سجدہ ریز رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح مسیح محمدی کے غلاموں کی ہی ہے۔ کیونکہ آپ ہی وہ قوم ہیں جو اخلاص و وفا سے آنحضرت ﷺ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہر کوشش میں مصروف ہے۔

اللہ تعالیٰ استقامت دکھاتے ہوئے ہمیں اس کام کی توفیق دیتا چلا جائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں ہم وہ خوش قسمت ہیں جن کے ساتھ مسیح الزمان کی دعائیں شامل ہیں۔ اس شخص کی دعائیں شامل ہیں جس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کا آنا میرا آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے۔ خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے“۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ اب اس جلسے کا اختتام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ جو پاک تبدیلیاں آپ لوگوں نے پیدا کیں اپنے اندر ان دنوں میں انہیں ہمیشہ اپنے اندر قائم رکھیں اور ہر دن آپ کے ایمان اور ایقان کو بڑھاتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں واپس لے جائے اور ہمیشہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرے اور ہر وہ فیض اور ہر وہ دعا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے فرمائی اس کو قبول فرمائے ہمارے حق میں۔

اس دفعہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی امید کا اظہار کیا تھا بلکہ یقین کا اظہار کیا تھا کہ ہماری تعداد بڑھتی ہے اور اس سال میں خاص طور پر بڑھ رہی ہے۔ حیرت انگیز طور پر میرا اندازہ تھا کہ تین چار ہزار زیادہ پچھلے سال سے حاضری ہوگی۔ لیکن یہ جو حاضری سامنے آئی ہے اس میں اس وقت گزشتہ سال ٹوٹل حاضری تھی ستائیں ہزار اور اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل حاضری شامل ہونے والوں کی تعداد ہے 37 ہزار 511۔ ان میں خواتین کی تعداد ہے ساڑھے انیس ہزار اور مرد ہیں اٹھارہ ہزار۔ عورتیں بڑھ گئیں مردوں سے اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب چھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔

دعا کے بعد احباب نے بڑے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعرے بلند کئے۔ اس موقع پر افریقن احمدی احباب نے اپنے خاص روایتی انداز میں کلمہ کا ورد کیا جس پر سارے ہال میں کلمہ طیبہ کی صدا گونجنے لگی۔ بڑا ایمان افروز منظر تھا۔ افریقن احباب سے کچھ فاصلہ پر عرب ممالک کے احمدی کھڑے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت و محبت اور فدائیت کا اظہار دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے کیا۔ پھر جرمن احمدی احباب نے جرمن زبان میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور سے اپنے عشق و محبت کو نظم کی صورت میں پیش کیا۔ بعدازاں ترکی کے احمدی احباب نے مائیک پکڑ لئے اور ترکی زبان میں نظم پیش کی۔ بڑا روح پرور ماحول تھا۔ سرخ بھی سفید بھی، کالے بھی گورے بھی، ہر قوم، ہر قبیلہ اپنے پیارے آقا پر اپنا سب کچھ نثار کئے بیٹھا تھا۔

بعدازاں دو نوجوانوں نے ”**لبیک یا امامنا لبیک سیدی**“ نظم پڑھی تو سارا ہال ساتھ ساتھ اس نظم کو دہرا رہا تھا۔ سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور زبان پر یہ الفاظ تھے کہ ”اے ہمارے امام، اے ہمارے آقا، ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں“۔

یہ نظم مکمل ہوتے ہی جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے ایک گروپ نے نظم ”جی سیدنا ارشاد کریں کیا کرنا ہے“۔ اپنے پیارے آقا کے ساتھ محبت و اخلاص کے جذبات میں ڈوب کر پڑھی۔ اٹھارہ ہزار کا مجمع، ہر چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا یک زبان ہو کر ساتھ ساتھ یہ الفاظ دہرا رہے تھے کہ ”جی سیدنا ارشاد کریں کیا کرنا ہے“۔ ہر ایک اپنا وجود، اپنا مال اور اپنی اولاد اور اپنی جان حاضر کئے بیٹھا تھا۔

پھر بنگالی احمدی احباب نے بنگلہ زبان میں خلافت احمدیہ کے حوالہ سے اپنی نظم پیش کی اور اہل بنگال کی نمائندگی میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

پھر آخر پر چند نوجوانوں نے مل کر پنجابی زبان میں نظم

خلافت نوں پورا سو سال ہو گیا
ساڈا اور اچا اقبال ہو گیا

پیش کی۔

یہ روح پرور اور انتہائی ایمان افروز پروگرام اس وقت اپنے اختتام کو پہنچا جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فلک بوس نعروں کے جلو میں خواتین کے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں اور خواتین نے عربی اور اردو اور جرمن زبان میں دعائیہ نظمیں پیش کیں اور نعرے بلند کر کے اپنی عقیدت اور جذبات کا اظہار کیا۔

بعض وفود کی ملاقاتیں

چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق سلووینیا (Slovenia) اور میسیڈونیا (Macedonia) سے آئے ہوئے وفود کی ملاقات تھی۔

سب سے پہلے سلووینیا کے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس ملک سے بیس افراد مرد و خواتین پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ اس وفد میں ایک پاکستانی غیر احمدی دوست بھی تھے جو اپنی بوزنین اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آ کر میری وہ سب غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں جو میرے دل میں جماعت کے متعلق تھیں۔

وفد کے تمام ممبران نے بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا کہ اس جلسہ کی وجہ سے ہم اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ جلسہ کے سارے انتظامات بہت عمدہ تھے۔

مسجد کی تعمیر کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ مسجد کے لئے قطعہ زمین تلاش کریں اور کم از کم 100 افراد کے لئے بیت بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ واپس جا کر جگہ تلاش کریں پھر لندن سے کسی آرکیٹیکٹ کو بھجوایا جائے گا۔ کوشش کریں کہ ایک سال کے اندر اندر مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے۔ اسی طرح وفد کی درخواست پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے قبرستان کے لئے زمین بھی دیکھیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرد احباب کو قلم اور خواتین کو انگوٹھیاں اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس ملاقات کے بعد میسیڈونیا (Macedonia) کے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ میسیڈونیا سے تین افراد پر مشتمل وفد تھا۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں مقیم ایک میسیڈونین دوست بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ دوست بھی اس وفد کے ساتھ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وفد سے ابتدائی تعارف حاصل کیا۔ اس وفد کے سب ممبران پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ بہت اچھا لگا۔ ہر چیز بہت اچھی تھی۔ انتظامات بہت عمدہ تھے۔ اتنی بڑی تعداد تھی لیکن سب کام خوش اسلوبی سے جاری تھے۔

حضور انور نے میسیڈونین احمدی احباب کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی اور جرمنی میں مقیم ایک میسیڈونین احمدی دوست کو فرمایا کہ زیادہ دیر میسیڈونیا میں قیام کریں اور وہاں جماعت کو آرگنائز کریں۔

مبلغ کے ویزا کے حصول کے لئے رابطے پیدا کریں۔ متعلقہ حکام کے ساتھ تعلقات بنائیں اور جماعت کا تعارف کروائیں۔ اپنے پبلک ریلیشن بہتر کریں۔ اس وفد میں ایک صاحب وکیل تھے جنہوں نے کہا وہ جماعت کی رجسٹریشن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہاں آپ نے سب کچھ دیکھا ہے۔ جماعت میں کوئی برائی تو نہیں دیکھی؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا پھر اچھے لوگوں کی سپورٹ کرنی چاہئے۔ جس پر وکیل نے کہا کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ مبلغ کے ویزا کے تعلق میں حضور انور کے دریافت کرنے پر وکیل نے بتایا کہ وزارت داخلہ ویزا جاری کرتی ہے۔

وفد نے حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میسیڈونیا کے بعض علاقوں میں غربت ہے۔ جماعت جرمنی نے وہاں انسانی بہبود کے لئے بہت کام کیا ہے اور میڈیکل کیمپ بھی لگائے ہیں۔ ان لوگوں کو مزید مدد کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں تعلیم فری ہے یا نہیں جس پر وفد نے بتایا کہ پرائمری ایجوکیشن فری ہے۔ بارہویں کلاس تک تعلیم فری ہے۔

حضور انور نے مسجد کی تعمیر کی ہدایت فرمائی اور فرمایا جہاں جماعت کی تعداد زیادہ ہے وہاں مسجد کیوں نہیں بناتے۔ فرمایا واپس جا کر جائزہ لیں کہ زمین کتنے کی ملے گی۔ چار ہزار مربع میٹر کا پلاٹ کتنے کا مل جائے گا۔

واپس جا کر پتہ کر کے بتائیں۔ زمین خریدیں اور اپنی مسجد تعمیر کریں اور ساتھ اپنا مشن ہاؤس بھی ہو۔ باقاعدہ جماعت کو آرگنائز کریں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور فرمایا کہ آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب یہ رابطے مزید بڑھیں گے اور یہ ہمارے کاموں میں مدد کریں گے۔ وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

بعدازاں ملک Niger کے ایک نو احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جرمن خواتین کی ملاقات

سات بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق جرمن خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ قریباً پچاس جرمن خواتین اپنے بچوں کے ساتھ موجود تھیں۔ یہ اجتماعی ملاقات تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو السلام علیکم کہا اور حال دریافت فرمایا اور فرمایا امسال کا جلسہ سالانہ آپ کو کیسا لگا۔ کیا اس سال کے اور گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ میں کوئی فرق تھا۔ اس پر ایک خاتون نے عرض کیا کہ یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک سپیشل جلسہ سالانہ تھا۔

حضور انور نے فرمایا کوئی سوال ہے تو پوچھیں۔ جس پر ایک خاتون نے قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کے ذکر کے بارہ میں پوچھا کہ یہ دو طاقتیں کون سی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل دنیا میں دو بڑی طاقتیں ہیں ایک امریکہ اور دوسری رشیا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہمیں جو پانچ وقت نماز پڑھنے کا اور کثرت سے ذکر الٰہی کرنے کا جو حکم ہے کیا یہ آخری زمانہ کے حالات کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پندرہ سو سال قبل بھی اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا کہ روزانہ پانچ وقت نماز ادا کی جائے اور ہر زمانہ میں انبیاء اس لئے بھیجے گئے کہ وہ مخلوق کو خدا کی یاد کی طرف متوجہ کریں۔ ہاں یہ کہا جاتا ہے کہ زیادہ توجہ سے نماز ادا کریں کیونکہ شیطان کے حملے بڑے مضبوط ہیں اور شیطان کے شر سے بچنے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اسی طرح ان ایام میں آنحضرت ﷺ پر جھوٹے اور ناجائز الزامات بڑھ رہے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی وجہ سے دنیا کے لئے کوئی بہانہ اور عذر نہیں ہے کہ وہ کہہ سکیں کہ آنحضرت ﷺ کی صداقت پر روشنی نہیں ڈالی گئی اور ہمیں سچائی کا علم نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو سچائی بتائیں اور حقیقت حال سے آگاہ کریں اور اس سچائی کی طرف دنیا کو بلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی گئی کہ تین خواتین بیعت کی خواہش مند ہیں۔ حضور انور نے ان کا تعارف دریافت فرمایا اور ان کی عمروں کے بارہ میں پوچھا اور ان کے ذاتی حالات دریافت فرمائے۔ ایک نوجوان بچی جس کی عمر 17 سال تھی اور جس کو والدین کی طرف سے مخالفت کا خوف تھا۔ اس بچی کو حضور انور نے فرمایا کہ وہ مزید سوچ کر اور غور و فکر کر کے بیعت کرے لیکن اس بچی نے بتایا کہ وہ پہلے ہی بیعت فارم پُر کر چکی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں، ناصرات کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور طالبات کو قلم عطا فرمائے۔ تمام جرمن خواتین اپنے پیارے آقا سے مل کر بے حد خوش تھیں اور جذباتی تھیں۔ بعض نو مبائع خواتین نے جذبات سے مغلوب ہو کر رونا شروع کر دیا۔ ایک نوجوان بچی نے اسی وقت بیعت فارم پُر کر کے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

جرمن احباب کی ملاقات

جرمن خواتین سے ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ تبلیغ کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں جرمن احباب اور بعض دیگر قومیتوں کے احمدی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مارکی میں داخل ہوئے تو جرمن مرد حضرات اور بچوں نے اھلاً و سھلاً و مرحبا پڑھتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور نے جرمن احمدی دوست طارق گڈٹ صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس سال اور گزشتہ سال کے جلسہ میں کیا فرق تھا۔ طارق صاحب نے بتایا کہ امسال کا جلسہ سالانہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہونے کے لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل جلسہ ہے اور لوگوں میں خلافت کا شعور بڑھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ حضور انور ایدہ اللہ کی تقریر کو Transcribe کروائیں اور پہلے حضور انور کو دکھائیں پھر اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کریں۔ حضور انور نے فرمایا ہدایت اللہ ہیوبش صاحب بہت اچھا ترجمہ کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی یادداشت بہت اچھی ہے۔ کل کے پروگرام میں انہوں نے بہت اچھا ترجمہ کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہاں عرب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور جرمن احباب کے علاوہ ٹرکش بھی ہیں۔ ترکی کے احمدی احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ ہماری ترکی جماعت کا اس ماہ کے آخر پر پہلا جلسہ سالانہ ترکی میں ہونے والا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

افریقن احمدی احباب بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضور انور نے ایک دوست سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کہاں سے ہیں؟ ان صاحب نے بتایا کہ مَیں غانا سے ہوں اور ٹیچی مان کے علاقے سے ہوں۔ دوسرے نے بتایا کہ میں سیرالیون سے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان افریقن احباب سے دریافت فرمایا کہ جلسہ کے آخر پر جب مختلف نظمیں پڑھی جا رہی تھیں تو آپ لوگوں میں سے کون نظم پڑھ رہا تھا۔ ایک غانین دوست نے بتایا کہ وہ نظم پڑھ رہے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہاں غانین اس میں ماہر ہیں۔ بعض افریقن احباب نے بتایا کہ ہم گیمبیا سے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا عرب احباب میں سے یہاں الجیریا سے بھی ہیں۔ مراکش، لبنان اور سیریا سے بھی ہیں۔ ایک عرب دوست کھڑے ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ انہوں نے MTA العربیہ کے ذریعہ ''الحوار المباشر'' پروگرام دیکھ کر بیعت کی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں سب سے نیا احمدی کون ہے؟ اس پر ایک نوجوان دوست کھڑے ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق ملک یونان (Greece) سے ہے لیکن وہ ایک لمبے عرصہ سے جرمنی کے شہر Duisburg میں آباد ہیں اور ایک عرصہ سے حق کی تلاش میں تھے۔ مجھے میرے سوالوں کے جواب نہیں ملتے تھے۔ مَیں نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی اور احمدی دوستوں سے ملا۔ اب جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر سنیں اور خصوصاً جہاد کے موضوع پر جرمن مہمانوں سے خطاب سنا۔ اب مجھے میرے سب سوالوں کے جواب مل گئے ہیں اور میں اسی وقت ابھی بیعت کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے اسی وقت حضور انور کے سامنے بیعت فارم پُر کر دیا۔

ایک عرب دوست نے بھی بتایا کہ مَیں بھی نیا احمدی ہوں۔ مَیں نے MTA دیکھ کر بیعت کی ہے۔ حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس چیز نے متاثر کیا ہے۔ اس پر اس عرب دوست نے جواب دیا کہ مجھے حقیقی دین صرف احمدیت میں ملا ہے۔

اس مجلس میں بیعت فارم پُر کرنے والے یونانی دوست کا نام Konstantions Zerdalis ہے۔

اس تقریب کے آخر پر اس نوجوان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے۔ دستی بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔ بیعت کا منظر بڑا رقت آمیز تھا۔ جہاں یہ نومبائع زار و قطار رو رہا تھا وہاں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور بعض سسکیاں لے کر رو رہے تھے۔ ہر جوان، بوڑھا، سرخ و سفید، کالا، گورا اپنے آقا پر فدا ہو رہا تھا اور اپنا سب کچھ نچھاور کئے ہوئے تھا۔

بیعت کے بعد اس نومبائع یونانی نوجوان نے حضور انور کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضور انور کے دست مبارک کو چومتا رہا اور اپنی پیشانی حضور انور کے ہاتھ پر رگڑتا رہا۔

بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور طلباء اور مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے ان دیگر احباب کو قلم عطا فرمائے۔ سبھی احباب باری باری حضور انور کے پاس آتے اور حضور انور کے دست مبارک کو بوسہ دیتے اور حضور انور بڑوں کو قلم اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔

اس تقریب کے آخر پر سبھی احباب نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

یہ تقریب شام آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ منہائم سے مسجد بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

نیز فرمایا:

''سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے، پورے غور اور فکر کے ساتھ سُنو، کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان تو رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اُسے توجہ اور بڑے غور سے سُنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سُنتا خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔'' (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں آنے والے جلسہ سالانہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منیر احمد خادم)

☆☆☆☆☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعود

ماتھوئم: مورخہ ۲۲ رفروری کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ ماتھوئم نے زیر صدارت مکرم ای کے احمد کٹی صاحب سیکرٹری امور عامہ جلسہ کیا۔ مکرم ابراہیم صاحب کی تلاوت اور مکرم سید محمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم بی ایم شوکت صاحب، مولوی جمشاد صاحب، مکرم عیسیٰ کویا صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (ایم ظفر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ ماتھوئم)

کوٹار: مورخہ ۲۲ رفروری کو جماعت احمدیہ کوٹار نے یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم حسن علی صاحب صدر جلسہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے بیان کئے۔ خدام نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی ذیلی تنظیموں کو فعال ہونے کے سلسلہ میں نصائح سنائیں۔ جلسہ کے بعد MTA کے ذریعہ حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ رفروری کو دوبارہ دکھانے اور سنانے کا انتظام کیا گیا۔

(رفیق احمد مبلغ سلسلہ کوٹار)

چک ڈیسنڈ: جماعت احمدیہ چک ڈیسنڈ خانپورہ نے جلسہ یوم مصلح موعود محترم راجا اشتیاق احمد خان صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا۔ حسب دستور تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد تقاریر کی گئیں۔ متن پیشگوئی پڑھا گیا۔ جلسہ میں چائے اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ دوسرے دن ناصرات اور اطفال الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے اور اُن میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ (اعجاز احمد گنائی خادم سلسلہ چک ڈیسنڈ کشمیر)

موسیٰ بنی مائنز: مورخہ ۲۰ رفروری کو بعد نماز عصر یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں خدام کا کرکٹ میچ ہوا۔ نیز مقابلہ سوال جواب دینی معلومات ہوا۔ جس میں خدام، انصار و اطفال نے حصہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ بذریعہ ایم ٹی اے سننے کے بعد جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم فرمود احمد صاحب صدر جماعت ٹھیک آٹھ بجے شام منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید مکرم اشرف حسین صاحب معلم سلسلہ نے کی اور نظم کے بعد مکرم فیض احمد خان صاحب، مکرم اشرف حسین صاحب معلمین نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے اور دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ (فیض احمد خان معلم سلسلہ موسیٰ بنی مائنز)

جیند سرکل: یوم مصلح موعود کے موقعہ پر صوبہ ہریانہ کے جیند سرکل کی درج ذیل جماعتوں میں شاندار جلسے منعقد ہوئے اور بچوں کے مقابلہ جات ہوئے: جماعت جیند، ڈومرخان، ہتھو، لون، ملک پور، باس، لکھن ماجرہ، کروتھ اور بالند۔

حصار سرکل: حصار سرکل ہریانہ میں درج ذیل جماعتوں میں جلسے منعقد ہوئے: بوڑھیا کھیڑہ، رتیہ، سمپن، بھٹڑہ، کھیڈڑ، مسعود پور، گرائے، بھاٹلہ، ہانسی اور حصار۔ (طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ جیند)

کرنال سرکل: اللہ کے فضل سے کرنال سرکل ہریانہ کی درج ذیل آٹھ جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ کرنال، یمنا نگر، اسرانہ، پانی پت، رسوئی (سونی پت)، کھروڈی، نولتھ، پرڈانہ۔ (ایوب علی خان کرنال)

کٹاکشہ پور: مورخہ ۲۰ رفروری کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولانا صاحب قائد مجلس جلسہ ہوا۔ عزیزم محمود احمد کی تلاوت اور مکرم یعقوب صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے متن سنایا۔ بعدہٗ مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم طارق محمد صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم زین العابدین صاحب سرکل انچارج ورنگل نے تقریر کی اور مکرم طاہر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ دعا کے بعد احباب کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

نرسم پیٹھ: مورخہ ۲۵ رفروری کو زیر صدارت مکرم شیخ رحیم الدین صاحب ایڈووکیٹ جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم رحیم پاشاہ نے کی اور نظم عزیزم شبیر احمد نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم شیخ فقیر احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم رحیم الدین صاحب ایڈوکیٹ نے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

پسرہ گنڈہ: مورخہ ۲۱ رفروری کو مکرم صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم یعقوب صاحب نے کی اور عزیزم گیر پاشاہ نے نظم سنائی۔ اس کے بعد شیخ برہان احمد صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

نارائن پور: مورخہ ۲۰ رفروری کو بعد نماز جمعہ جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فیاض احمد صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم مختار احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مختار احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم محمد جیلانی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ پھر دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بدارم: مورخہ ۲۰ رفروری کو مکرم غوث الدین صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیزم محمد ریاض احمد کی تلاوت اور عزیزہ عائشہ بیگم کی نظم خوانی کے بعد عزیزم امجد پاشاہ، مکرم عبدالرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ہر کے پلی: مورخہ ۲۰ رفروری کو جماعت احمدیہ ہر کے پلی نے مکرم صدر صاحب کے زیر صدارت جلسہ کیا۔ قرآن مجید کی تلاوت عزیزم محمد انکوس نے کی اور نظم محمد انکشاف علی نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم محبوب پاشاہ صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اٹکاپلی: مورخہ ۲۰ رفروری کو مکرم یعقوب صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید عزیز محمد نذیر نے کی۔ اور نظم عزیز محمد پاشا نے پڑھی۔ مکرم محمد سلطان صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (محمد اکبر سرکل انچارج کٹاکشہ پور زون ضلع ورنگل)

محبوب نگر: مورخہ ۲۲ رفروری کو بعد نماز ظہر مکرم قاسم شریف صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسے کی کارروائی شروع کی گئی۔ متن پیشگوئی کے علاوہ اس جلسے میں دو نظمیں اور چار تقاریر ہوئیں۔

لجنہ: مورخہ یکم مارچ کو بعد نماز ظہر محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کے زیر صدارت لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور متن کے علاوہ اس جلسے میں کل ۳ نظمیں اور پانچ تقاریر ہوئیں۔

کریمدلہ: مورخہ ۲۰ رفروری کو بعد نماز جمعہ مکرم ڈالی صاحب صدر جماعت کریمدلہ کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسے میں ۳ نظمیں اور ۳ تقاریر ہوئیں۔

جڑچرلہ: مورخہ ۲۱ رفروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے پیش نظر اطفال و ناصرات کا Quiz اور متن پیشگوئی کا مقابلہ کرایا گیا۔ جس میں ۱۴ اطفال و ناصرات نے حصہ لیا اسی طرح خدام و انصار کا بھی متن پیشگوئی کا مقابلہ کرایا گیا۔ جس میں ۹ خدام و انصار نے حصہ لیا۔ مورخہ ۲۲ رفروری کو ساڑھے گیارہ بجے مکرم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کے زیر صدارت جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ متن پیشگوئی کے علاوہ اس جلسے میں تین نظمیں اور پانچ تقاریر ہوئیں۔ مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام و اطفال و ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ جلسے کے اختتام پر کلو اجمیعًا کا پروگرام رکھا گیا۔

لجنہ جڑچرلہ: مورخہ ۲۳ رفروری کو محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ صدر لجنہ کے زیر صدارت لجنہ و ناصرات نے جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسے میں دو نظمیں اور چار تقاریر ہوئیں۔

چنتہ کنٹہ: مورخہ ۲۰ رفروری کو بعد نماز جمعہ مکرم محمود احمد بابو قائمقام امیر جماعت چنتہ کنٹہ کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسے میں متن پیشگوئی اور ایک ترانہ کے علاوہ دو نظمیں پڑھی گئیں اور تین تقاریر ہوئیں۔ ترانہ پڑھنے والی بچیوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

لجنہ چنتہ کنٹہ: مورخہ ۲۲ رفروری کو بعد نماز ظہر محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت لجنہ و ناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ و وڈمان کا مشترکہ طور پر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ اس جلسے میں ایک ترانہ اور آٹھ نظمیں پڑھی گئیں اور ۱۲ تقاریر ہوئیں۔ مورخہ یکم مارچ کو بمقام مسجد احمدیہ وڈمان لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ و وڈمان کا مقابلہ متن پیشگوئی رکھا گیا جس میں کثیر تعداد میں لجنہ و ناصرات شامل ہوئیں۔

وڈمان: مورخہ ۲۲ رفروری کو مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت وڈمان کے زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعود کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک سے جلسے کی کارروائی شروع کی گئی۔ متن پیشگوئی کے علاوہ جلسے میں پانچ تقاریر ہوئیں اور دو نظمیں پڑھی گئیں۔ (شریف خان سرکل انچارج چنتہ کنٹہ)

بڑوا: زیر صدارت مکرم پھومن شاہ صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ عزیزم سلیمان خان کی تلاوت اور شبیر محمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم ظہیر احمد بھٹی معلم بڑوا اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

ریل ماجرا: جماعت احمدیہ ریل ماجرا نے جلسہ کیا۔ تلاوت عزیزہ نازیہ بانو نے کی نظم نوری بیگم نے پڑھی تقریر مکرم عبدالرشید صاحب معلم نے کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیری: مکرم حنیف خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سیری کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیزم منظور عالم صاحب کی تلاوت اور عزیزہ رخصانہ بیگم کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد بشیر صاحب معلم سیری نے تقریر کی۔

ملاھڑی: زیر صدارت مکرم نذیر محمد صاحب صدر جماعت جلسہ کا آغاز عزیزم اشرف کی تلاوت کے ساتھ ہوا۔ عزیزم تصور احمد کی نظم کے بعد مکرم مظفر احمد مبشر صاحب نے تقریر کی۔

روڑ کی ھیراں: مکرم شیر خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیزم دلشاد خان کی تلاوت اور عزیزم پون خان کی نظم خوانی کے بعد مکرم مبشر احمد ندیم معلم نے تقریر کی۔

سرھند: خاکسار کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ تلاوت مکرم محمد سجاد خان معلم سرہند نے کی نظم عزیزم یاسمین نے پڑھی۔ متن پیشگوئی عزیزہ روبینہ انجم نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ)

جھنڈیاں لجنہ: لجنہ اماء اللہ جھنڈیاں نے ۲۰ رفروری کو بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد کیا۔ عزیزہ روبینہ خاتون کی تلاوت کے بعد عزیزہ سلمیٰ، سلطانہ بیگم، روبینہ خاتون، نجما خاتون، عزیزہ منیشہ خاتون نے ترانہ پیش کیا۔ متن کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ جلسہ کا اختتام شام چار بجے دعا کے ساتھ ہوا۔ آخر پر مٹھائی تقسیم ہوئی۔

جھنڈیاں: جماعت احمدیہ جھنڈیاں نے بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم بلبیر خان صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ عزیزم دلشیر خان کی تلاوت اور عزیزم دلبر خان کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے

بعد مٹھائی تقسیم ہوئی۔(شیخ صباح الدین مبلغ سلسلہ جھنڈیاں)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

خانپور ملکی: مورخہ ۱۰/مارچ کو خانپور ملکی (بہار) میں بعد نماز مغرب وعشا مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سیّد مبارک عالم صاحب، مکرم سید اقبال احمد، مکرم معین الدین صاحب، عزیزم طارق احمد منیر، مکرم سید جاوید عالم صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم سراج احمد آشی صاحب، عزیزم عرفان احمد، خاکسار، عزیزم شہواز احمد، عزیزم نیّر احمد، مکرم سید ہارون رشید صاحب معلم سلسلہ، عزیزم عبدالوحید فاروق، عزیزم ثاقب عزیز اور مکرم مظفر احمد منیر صاحب نے نظم و تقاریر میں حصہ لیا۔ آخر میں مکرم صدر صاحب نے خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد حاضرین احباب و مستورات و بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (مبین اختر سیکرٹری اصلاح وارشاد خانپور ملکی)

چنتہ کنٹہ: مورخہ ۱۰/مارچ بعد نماز مغرب وعشا زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب بابو قائم مقام امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، مسجد فضل عمر میں جلسہ منعقد ہوا۔ کثیر تعداد میں مرد و خواتین حاضر ہوئے۔ مکرم نذیر احمد صاحب طاہر سیکرٹری تحریک جدید کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمود احمد صاحب رفیع نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدۂ خاکسار نے ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو اور درگذر‘‘ کے عنوان پر مکرم لئیق احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید نے ’’حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیروں سے حسنِ سلوک کے عنوان پر تقریر کی۔ دوران جلسہ عزیز احمد صاحب نے نظم پڑھی اور بچوں نے ترانہ پیش کیا۔

تقسیم انعامات: اطفال اور ناصرات کو گروپ A اور B میں تقسیم کرکے چار ٹیمیں بنا کر چالیس حدیثیں زبانی یاد کرنے کا مقابلہ رکھا گیا تھا۔ ۳۰ بچوں اور بچیوں نے حصہ لیا۔ اس موقعہ پر اوّل، دوئم آنے والے اطفال میں صدر اجلاس نے اور ناصرات میں محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ نے انعامات تقسیم کئے صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں مقامی اخباری نمائندوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ کثیر الاشاعت تین تلگو اخبارات Enadu, Sakshi اور Andhra Jyothi نے جلسہ کی خبر شائع کی۔ (حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ)

پنڈری پانی: مورخہ ۱۰ مارچ کو مکرم عبدالسلیمان صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں سلطان قادری صاحب، ڈاکٹر افضل شان صاحب، وسیم احمد صاحب شبیر مبلغ سلسلہ نے حصہ لیا۔

پردا: مورخہ ۱۰/مارچ کو زیر صدات انیس احمد دانی صاحب جلسہ کیا گیا۔ اس میں شیخ مامون صاحب، منور دانی صاحب، شکیل دانی صاحب نے حصہ لیا۔

بسنہ: مورخہ ۱۰ مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسلم مشن ’’بیت العافیت‘‘ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ شام کو Musical Chair، پیغام رسانی پروگرام رکھا گیا۔ بعد جلسہ تاریخ اسلام پر Quiz رکھا گیا تھا۔ اس جلسہ میں مکرم سید قمر الدین شاہ صاحب، نظام الدین شاہ صاحب، شجاعت علی صاحب، اسرافیل خان صاحب، وسیم گنائی، افتخار الرحمٰن، لقمان شاہ نے حصہ لیا۔ محلے میں اس خوشی کے موقعہ پر مٹھائی تقسیم کی گئی جبکہ یہاں شدید مخالفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اپنا پروگرام منعقد کرنے میں کامیابی عطا کی۔ (حلیم احمد انچارج مبلغ چھتیس گڑھ)

بنارس لجنہ: مورخہ ۱۰/فروری کو بعد نماز عصر مکرمہ صبیحہ بشیر صاحبہ کے مکان پر خاکسارہ کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرمہ زبیدہ خاتون صاحبہ کی تلاوت اور مکرمہ نصیرہ ظفر وعزیزہ راشدہ کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ رضیہ سلطانہ، مکرمہ فوزیہ حنیف صاحبہ، مکرمہ طالعہ نور قمر صاحبہ، مکرمہ ریحانہ، مکرمہ شمیم اعجاز صاحبہ، مکرمہ ناز منظر صاحبہ، مکرمہ زبیدہ خاتون صاحبہ اور خاکسارہ نے تقریر و نظم میں حصہ لیا۔ دعا کے بعد شیرینی سب میں تقسیم کی گئی۔ (صدر لجنہ بنارس)

چک ڈیسنڈ: جماعت احمدیہ چک ڈیسنڈ خانپورہ نے جلسہ سیرۃ النبیؐ بعد نماز مغرب وعشا منعقد کیا اور سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ پروگرام میں تمام خدام اطفال، انصار نے بڑے ہی جوش وخروش سے حصہ لیا۔ دوران جلسہ چائے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ بچوں اور بچیوں کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور کوئز پروگرام بھی رکھا گیا تھا بعد میں بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ (اعجاز احمد گنائی چک ڈیسنڈ)

کپتان بنجرہ، خدام الاحمدیہ: ۱۰/مارچ کو کپتان بنجرہ میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت اور عزیزم بڑاولی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام تک پہنچا۔ (سید کریم کپتان بنجرہ۔ کھمم)

گینٹوک سکم: مورخہ ۱۰/مارچ کو دارالتبلیغ گینٹوک (سکم) میں جلسہ زیر صدارت مکرم راجیش احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ گینٹوک (سکم) منعقد کیا گیا۔ مکرم اکرم خان صاحب نے تلاوت کی۔ جس کا نیپالی ترجمہ مکرم راجیش احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم عزیز الحق صاحب نے نظم سنائی۔ بعدۂ مکرم اکرم خان صاحب، مکرم عبدالسلام صاحب، مکرم ناصر احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گینٹوک اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین کی چائے اور ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ (سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ سکم)

ہریانہ میں عہدیداران جماعت کا دو روزہ تربیتی کیمپ

مورخہ ۱۴-۱۵/مارچ کو صوبہ ہریانہ کے عہدیداران کا دو روزہ تربیتی کیمپ جیند مشن میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ مرکز احمدیت قادیان سے ایک وفد نے شرکت فرمائی۔ مورخہ ۱۴/مارچ کو تمام عہدیداران جماعت جیند مشن میں پہنچ چکے تھے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد ایم ٹی اے پروگرام دکھائے گئے۔ خاص طور پر انتخاب سخن پروگرام بڑی دلچسپی سے دیکھا گیا۔

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مورخہ ۱۴/مارچ کو رات ساڑھے آٹھ بجے جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نور الدین صاحب ناصر نے کی جبکہ نظم مکرم سلیم احمد صاحب قائد مجلس اوگالن نے پڑھی۔

محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ کاروائی ختم ہوئی۔

مورخہ ۱۵/مارچ کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ فجر کی نماز کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم نے درس دیا اور عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

میٹنگ قائدین مجالس: سات تا آٹھ بجے محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے قائدین مجالس کے ساتھ میٹنگ کی ۳۵ مجالس کے قائدین اور معلمین، مبلغین اس میٹنگ میں شامل تھے۔ صدر صاحب نے جملہ قائدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور باقاعدہ رپورٹیں بھجوانے کی تلقین فرمائی۔

تربیتی اجلاس: نو تا ۱۲ بجے تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ ریحان صاحب نے کی۔ مکرم سلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹلہ نے نظم پڑھی۔ بعدۂ محترم قاری نواب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے مالی قربانی کے عنوان، محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب طاہر نے ذیلی تنظیموں کا تعارف اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر، محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے عہدیداران کی ذمہ داریوں کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدۂ صدر اجلاس نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور نظام جماعت، اطاعت اور تربیت کے مختلف پہلو کے بارہ میں عہدیداران کو نصائح فرمائیں۔

دوپہر ۱۲ بجے تا ۱ بجے محترم قاری نواب احمد صاحب کی صدارت میں میٹنگ ہوئی اور اس میٹنگ میں باشرح بجٹ بنانے کی تحریک کی گئی۔ بعد نماز ظہر وعصر سرکل انچارج، مبلغین، معلمین کے ساتھ محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم کی صدارت میں میٹنگ ہوئی۔ جس میں مبلغین معلمین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس تربیتی کیمپ میں صوبہ ہریانہ کی ۵۶ جماعتوں کے ۱۸۰ عہدیداران کے علاوہ ۵ مبلغین ۳۸ معلمین نے شرکت فرمائی۔ تربیتی کیمپ کی تیاری و جملہ انتظامات میں جیند جماعت کے خدام اطفال کے علاوہ خاص طور پر مکرم محمد عارف صاحب معلم سلسلہ، مکرم وسیم احمد صاحب بھٹی صاحب و مکرم عبدالغنی صاحب ڈرائیور نے بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے۔ (ایوب علی خان انچارج مبلغ ہریانہ)

حیدرآباد میں جلسہ وفات مسیح کا انعقاد

مورخہ ۱۵/فروری کو حیدرآباد میں تبلیغی وتربیتی ایک اجلاس بعنوان ’’وفات مسیح‘‘ زیر صدارت محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد ساڑھے گیارہ بجے دن کو منعقد ہوا۔ عزیز فلاح الدین غوری (وقف نو) نے تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام محترم مظہر احمد صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔ پہلی تقریر جناب محمد مبشر احمد صاحب نائب قائد مجلس حیدرآباد نے بعنوان وفات مسیح از روئے قرآن مجید کی۔ اس کے بعد ایک نظم ’’ابن مریم مر گیا حق کی قسم‘‘ عزیز فرحان احمد قریشی نے پیش کی۔ دوسری تقریر بعنوان وفات مسیح از روئے عقلی دلائل ہوئی۔ عزیز عبدالطاہر نے نظم پڑھی۔ تقریر بعنوان وفات مسیح از روئے احادیث جناب محترم ناظم الدین ارشاد صاحب کی ہوئی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ’’کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح‘‘ سے چند اشعار پیش کئے۔ چوتھی تقریر محترم منظور احمد صاحب کی ہوئی۔ جس میں انہوں نے حیات مسیح کے نظریہ کو قانون قدرت کے خلاف ہونے پر دلائل پیش کئے۔

پانچویں تقریر جناب مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ انچارج حیدرآباد کی ہوئی جس کا عنوان ’’برکات حضرت امام الزمان وخلفائے احمدیت‘‘ تھا۔ آخری تقریر جناب سیٹھ سہیل احمد صاحب امیر صوبائی آندھرا نے قرآنی آیات کی روشنی میں وفات مسیح پر کی۔ آخر پر صدارتی خطاب ’’وفات مسیح‘‘ پر ہوا۔ دعا کے بعد نماز ظہر عصر جمع کرکے ادا ہوئی۔ ۶۹ ۷ مرد و زن اس جلسہ میں حاضر رہے۔ جلسہ کے اختتام پر سب کے لئے محترم ڈاکٹر نور احمد آفتاب صاحب کی طرف سے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین اور طعام کا انتظام کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ نیز اس جلسہ کے دور رس نتائج برآمد فرمائے۔

(انور احمد غوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 18138:: میں مظفر احمد وگے ولد غلام حسن وگے مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18/11/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ 40560 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ایوب ساجد　　العبد مظفر احمد وگے　　گواہ سید وسیم احمد تیماپوری

وصیت 18139:: میں حوّا اُمّاں زوجہ کے این فرید قوم موپلہ پیشہ خانہ داری عمر 63 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن Kundaythod ڈاکخانہ کول تھارا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24-11-2001 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 12 سینٹ قطعہ زمین مع مکان میری اور میرے خاوند کی مشترکہ جائیداد ہے۔ اس کی کل قیمت 5 لاکھ روپئے ہے۔ اس کی نصف کا خاکسار حصہ دار ہے۔ منقولہ جائیداد: 5 عدد سونے کے کڑے قیمت 7422 روپئے۔ چٹ چار عدد قیمت 3225 روپئے۔ سٹڈ دو عدد قیمت 1695 روپئے۔ انگوٹھی ایک عدد قیمت 1241 روپئے۔ کل قیمت 13583 روپئے۔ حق مہر شروع میں ہی وصول کر چکی ہوں۔ میرے خاوند کی آمد پر ہی میرا گزارہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم جنوری 2003ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عمر　　الامۃ حوّا اُماں　　گواہ کے این محمد اشرف

وصیت 18140:: میں ملیحہ احمد بنت ممتاز احمد قوم احمدی مسلم پیشہ طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/12/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بالیاں سونے کی وزن دو گرام قیمت 1960 روپئے۔ چاندی کا سیٹ وزن 26 گرام قیمت 509 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسمٰعیل طاہر　　الامۃ ملیحہ احمد　　گواہ ممتاز احمد

وصیت 18141:: مَیں محمود الرحمٰن ولد محفوظ الرحمٰن فانی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 580 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طارق محمود　　العبد محمود الرحمٰن　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 18142:: میں ظفر احمد ملکانہ ولد سعید احمد ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم جنوری 2008ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ رضوان احمد ملکانہ　　العبد ظفر احمد ملکانہ　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 18143:: مَیں محمد ابراہیم سرور ولد محمد انور قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17/1/2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3513 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ یکم جنوری 2008ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی محمد رحمۃ اللہ　　العبد محمد ابراہیم سرور　　گواہ صغیر احمد طاہر

وصیت 18144:: میں محمد خیر الدین ولد محمد چیکو قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر ۶۹ سال تاریخ بیعت 1974ء ساکن بھام ڈاکخانہ بھام ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک مکان مع زمین 17 مرلہ قیمت اندازاً 250000 روپئے۔ خسرہ نمبر 284/1 میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد خادم　　العبد محمد خیر الدین　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 18145:: میں منیرہ بیگم زوجہ رشید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22/12/2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپئے۔ زیورات طلائی۔ نکلس سیٹ مکمل ایک عدد 22 کیرٹ وزن 21.350 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد 22 کیرٹ وزن 2 گرام۔ کل وزن 23.350 گرام۔ قیمت 22220 روپئے۔ چاندی کا نکلس سیٹ ایک عدد 25 گرام قیمت اندازاً 8400 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ رشید احمد　　الامۃ منیرہ بیگم　　گواہ احمد عبد الحکیم

وصیت 18146:: میں محمد محسن محمود ولد عبد الشکور نور قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ پرانی حویلی ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/1/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز　　الیس اللہ بکاف عبدہ　　**کاشف جیولرز**
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ
فون 047-6213649　　047-6215747

ہے۔آبائی جائیداد قابل تقسیم ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 700 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　العبد محمد محسن محمود　　گواہ عبدالشکور نور

وصیت 18147:: میں راشدہ بیگم زوجہ بشارت احمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/12/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر 7551 روپئے۔زیورات طلائی۔ایک گلے کا ہار 3 تولہ قیمت 27000 روپئے۔سونے کا ایک سیٹ 2 تولہ قیمت 18000 روپئے۔ گلے کا چین 1 تولہ قیمت 9000 روپئے۔گلے کا لچھہ ڈیڑھ تولہ قیمت 13500 روپئے۔انگوٹھی آدھا تولہ قیمت 4500 روپئے۔کان کی بالی ایک جوڑا، انگوٹھی ایک عدد وزن ایک تولہ قیمت 9000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شریف خان　　الامۃ راشدہ بیگم　　گواہ نورالدین احمد ناصر امروہی

وصیت 18148:: میں محمد مختار احمد ولد محمد شریف احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عزیز احمد غوری　　العبد محمد مختار احمد　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18149:: میں عزیز احمد غوری ولد رفیق احمد غوری قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ چندر پن گنٹہ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 01/01/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ　　العبد عزیز احمد غوری　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18150:: میں محمد عمال الدین انصاری ولد رحمت اللہ انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت (خادم مسجد) عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3542 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　العبد محمد عمال الدین　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 18151:: میں منیرہ بیگم زوجہ محمد عمال الدین انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/1/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات: لچھا 5 گرام قیمت 4000 روپئے۔حق مہر بذمہ خاوند 1700 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی　　الامۃ منیرہ بیگم　　گواہ احمد عبدالحکیم

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نورین عنبر سلمہا کا نکاح ہمراہ عزیزم عامر مقبول کارکن سلسلہ ابن محترم ظہور احمد صاحب رفیقی قادیان، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۴/دسمبر ۲۰۰۸ء کو مسجد بیت الہادی دہلی میں پڑھایا۔قارئین بدر سے رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔(قاری نواب احمد نائب ناظر بیت المال آمد قادیان)

ولادت

میرے بیٹے سید اعجاز احمد و نصرت جہاں یٰسمین کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۱۶/اگست ۲۰۰۸ء دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام سید فراز احمد تجویز کیا ہے۔بچے کی صحت وتندرستی درازیٔ عمر اور نیک خادم دین بننے کے لئے درخواست دُعا ہے۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپئے)

(ڈاکٹر سید سعید احمد قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 Thursday 16th April 2009 Issue No. 16

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

مذہبی منافرت کی بنیاد پر دو اور احمدی ڈاکٹرز (میاں بیوی) کا بہیمانہ قتل

۱۹۸۴ء میں بنائے گئے جماعت احمدیہ کے خلاف امتیازی قوانین کی وجہ سے

اب تک ۱۰۰ احمدیوں کو مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد پر پے در پے قاتلانہ حملے مذہب کے نام پر متعصب سماج دشمن معاندین کی سوچی سمجھی سازشوں کا نتیجہ ہیں جو فرقہ واریت اور انتہا پسندی کو پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کررہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف بنائے گئے امتیازی قوانین کی وجہ سے اب تک ۱۰۰ معصوم احمدیوں کو مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ مختلف ذرائع سے حکومت کو بار بار توجہ دلانے کے باوجود بظاہر کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی جس کی وجہ سے اس نوعیت کے واقعات رونما ہورہے ہیں اور یہ سلسلہ اب بڑھتا جارہا ہے۔ سال ۲۰۰۹ء کو شروع ہوئے ابھی تین ماہ بھی نہیں ہوئے اور اس دوران 4 معصوم احمدیوں کو صرف مذہبی بنیاد پر شہید کیا جاچکا ہے۔

ربوہ (پ ر) تفصیلات کے مطابق مکرم ڈاکٹر شیراز احمد صاحب باجوہ ابن مکرم منور احمد باجوہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر نورین شیراز صاحبہ جو ملتان میں رہائش پذیر تھے۔ مورخہ ۱۴؍مارچ ۲۰۰۹ء کو دونوں اپنی ڈیوٹی سے سواتین بجے گھر پہنچے۔ چار بجے گھر میں کام کرنے والی نوکرانی نے آپ دونوں کو مردہ حالت میں پایا۔ مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب کی نعش ان کے بیڈروم میں تھی، ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور گردن پر رسّی کا نشان واضح تھا۔ ان کے منہ میں روئی ٹھونسی ہوئی تھی۔ میت فرش پر پڑی تھی۔ مکرمہ ڈاکٹر نورین صاحبہ کی نعش ڈرائنگ روم میں نیچے قالین پر پڑی تھی۔ ان کے ہاتھ بھی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور منہ میں کپڑا ٹھونسا گیا تھا۔ ناک سے خون بہہ چکا ہوا تھا۔

مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب باجوہ واپڈ اہسپتال ملتان میں بطور ماہر امراض چشم تعینات تھے۔ ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر نورین صاحبہ چلڈرن ہسپتال ملتان میں تعینات تھیں۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو واپڈا کی جانب سے پیراں غائب پاور ہاؤس کی کالونی میں گھر ملا ہوا تھا۔ مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب کو واپڈا ہسپتال میں مخالفت کا سامنا تھا تاہم مکرم ڈاکٹر صاحب کسی ردّعمل کا اظہار نہیں کرتے تھے اور اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔

مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب مرحوم کی عمر 37 سال تھی اور آنکھوں کے قابل سرجن تھے اور ملتان میں بہت اچھی شہرت نہ صرف پیشے کے اعتبار سے رکھتے تھے بلکہ اپنے اخلاق کی وجہ سے بھی ہر دلعزیز تھے۔ احمدی وغیراز جماعت تمام لوگوں میں مقبول تھے۔ نرم گفتار، دھیمے مزاج اور ہمدردانہ رویے ان کی پہچان تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ کی عمر 29 سال تھی اور ان کی شہرت بھی بہت اچھی تھی۔ اپنی ہم پیشہ ڈاکٹرز میں بہت مقبول تھیں اور مریضوں کے لئے انتہائی ہمدردانہ رویہ رکھتی تھیں۔

اس انتہائی دردناک سانحہ کے تمام شواہد ایک ہی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ مذہبی منافرت کی بناء پر ٹارگٹ کلنگ (Target Killing) کا واقعہ ہے۔ اسی وجہ سے پہلے بھی جماعت احمدیہ کے افراد کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومین کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علّیین میں جگہ عطا فرمائے اور ظالموں کو جلد اپنی گرفت میں لے۔

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے بھی دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمام پاکستانی احمدیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔

(سلیم الدین۔ ناظر امور عامہ ربوہ)

☆☆☆☆☆

امتحان دینی نصاب نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان، سرکل انچارج صاحبان، مبلغین ومعلمین کرام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نومبائعین کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ ۲۷؍ستمبر ۲۰۰۹ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے جس کا نصاب تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ براہِ کرم آپ ابھی سے اس نصاب کے مطابق احباب جماعت کی تیاری کروائیں اور تاریخ مقررہ پر زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل کریں۔ امتحان کے لئے دو گروپ بنائے گئے ہیں۔ اُسی کے مطابق احباب ومستورات وبچگان کو اس امتحان میں شامل کریں۔

اس کے علاوہ ناخواندہ احباب کی بھی تیاری کروائیں۔ انہیں B گروپ میں شامل کر کے زبانی امتحان لیں۔ جزاکم اللہ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ نومبائعین برائے سال ۲۰۰۹ء

جملہ امراء کرام وسرکل انچارج صاحبان سے گذارش ہے کہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ:

ماہ جون وجولائی میں (یا کچھ آگے پیچھے) سارے ہندوستان میں موسم گرما کی تعطیلات ہوتی ہیں۔

لہٰذا ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ اپنے صوبہ میں کم از کم ۱۵ یوم نومبائعین کا تربیتی کیمپ ضرور لگائیں۔ جس میں چھوٹے چھوٹے تربیتی پروگرام بنائے جائیں اور آسان تربیتی نصاب مرتب کر کے طلباء کو یاد کروایا جائے۔ نیز کیمپ کے اختتام پر بچوں کا امتحان لیا جائے اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کے لئے انعامات بھی تقسیم کئے جائیں اور اس کی رپورٹ نظارت اصلاح وارشاد میں ارسال کریں چونکہ گذشتہ صد سالہ خلافت جوبلی کے جشن کا سال رہا ہے لہٰذا اس سال بھی خلافت کی اہمیت اور برکت سے متعلق معلومات سے طلباء کو روشناس کرایا جائے۔ قادیان میں منعقد ہونے والے تربیتی کیمپ کی رپورٹ ہر سال اخبار بدر میں شائع ہوتی ہے اس سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ضروری اعلان برائے ترجمۃ القرآن مراسلاتی کورس

تعلیم القرآن وقف عارضی

جن افراد نے مراسلاتی کورس ترجمۃ القرآن کے لئے اپنے اسماء بھجوائے تھے اُن کو مراسلاتی کورس نمبر 1 اور 2 بھجوایا جاچکا ہے۔ جملہ افراد کی طرف سے سوالنامہ کے جواب آنے پر ہی کورس نمبر 3 بھجوایا جائے گا اولین فرصت میں جوابات دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان کے پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

تمام مبلغین ومعلمین کرام اور سکرٹریان تعلیم القرآن اس تعلق میں خصوصی توجہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔